یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

## اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

## قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول آنے پر واپس ہونگے۔

اخبار

# اہلحدیث

امرتسر

ہر جمعہ

نمبر (۱)

جلد (۱۳)

## شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]

روساء و جاگیرداران سے ۔۔۔ عہ

عام خریداران سے ۔۔۔ ۳ر

ششماہی ۲ عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس

ششماہی ۳ شلنگ

## اجرت اشتہارات

[illegible] بذریعہ خط طے ہو سکتی ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و [illegible] امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۶ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

## رشی نمبر پر ریویو

نمبر ۱

لاہور کے آریہ اخبار پرکاش کا رشی نمبر (جس کا بار المجید برش مورخہ [illegible] اکتوبر کے صفحہ ۱۳ پر دیگیا تھا) بڑی [illegible] و تاب سے نکلا جس کی بابت ہم اپنے معاصر پرکاش کو کامیابی پر مبارک کہتے ہیں رشی نمبر میں بہت سے مضامین ہیں جن سب میں قریباً سوامی دیانند کی مدح کے گیت ہیں مگر سب سے اول ایک مضمون جنگی ہے جس میں سوامی دیانند کو حقیقت ایک جنگی افسر کے دکھایا گیا ہے۔ ہم خوش ہوتے اگر مضمون نگار کو اس مضمون [illegible] شدہ پاتے۔ مگر افسوس ہے کہ راقم مضمون باوجودیکہ [illegible] گردوکل (گرودکل) کے مدرس ہیں [illegible] حیثیت اور مضمون کی نوعیت کو نہیں

سمجھے اور بغیر سوچے سمجھے جو کچھ دل میں آیا لکھتے چلے گئے۔

ناظرین کو یہہ امر بخوبی یاد ہوگا اور یاد رہنا چاہئے آریہ سماج کا دعویٰ ہے کہ جملہ علوم کا خزانہ وید ہیں اسکی فرع یہ ہے کہ وید مستند بالذات (دلیل) ہیں باقی کتب ویدوں کی سند سے مستند بالغیر ہوسکتی ہیں ورنہ نہیں۔ اس دعوے کو غور سے دیکھا جائے تو بہت ہی قابل قدر ہے کیونکہ الہامی اور غیر الہامی میں یہی فرق ہے کہ الہامی کلام مستند بالذات ہے اور غیر الہامی مستند بالغیر اسلئے مسلمان بھی اس بات کے قائل ہیں کہ علماء کا قول کسی آیت یا حدیث سے مدلل ہے تو دلیل میں پیش ہو سکتا ہے ورنہ محض قول حجت نہیں۔

الحمد للہ کہ اس اصول میں دونوں (مسلمان اور آریہ) متفق ہیں۔ اس مسلمہ اصول کے مطابق آریہ مضمون نگاروں کا فرض ہونا چاہئے کہ جب کبھی

اپنے مذہب کا مقابلہ کسی دوسرے مذہب سے کریں تو اپنے مذہب کی اوس کتاب سے اپنے دعوے کو ثابت کریں جس کو وہ مستند بالذات کہتے ہیں نہ کہ ایسی کتاب سے جو خود کسی دوسری دلیل کی محتاج ہو۔ آریہ مضمون نگار اس اصولی غلطی کو نہیں سمجھتے یا سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں

اس مضمون میں راقم مضمون شروع سے ویدک دھرم کا دوسرے مذاہب عیسائیت اور اسلام سے مقابلہ کرتا ہے چنانچہ آپکے الفاظ یہہ ہیں:۔

• رشی دیانند اور سنسار کے دیگر بڑے مذہبی پیشواؤں کے درمیان یہی تو فرق ہے۔ کہ جہاں دیگر پیشوا اور بزرگوں کے اپدیش جیون کے محدود انگوں سے سمبندھ رکھتے ہیں وہاں رشی دیانند نے ایک ایسے دھرم کا پرچار کیا۔ جو انسانی جیون کے متعلق ایک مکمل پروگرام پیش کرتا ہے۔ اگر ایک آدمی عیسائی ہے۔ تو

ناظرین کو اخبار کا سال نو مبارک ہو

AsliAhleSunnet.com

اس کے دہرم کا تعلق یا تو صرف ایت وار اور گرجے کے ساتھ ہے۔ اور یا جیون کے بہت تھوڑے کاریہ کھشیتروں میں اس کی رہنمائی ختم ہے۔ اگر ایک عیسائی نوجوان کالج میں فلاسفی اور ریاضی پڑھتا ہے۔ تو اس کا مذہب اس کو فلسفہ اور ریاضی کے مسئلوں کے متعلق کچھ نہیں بتلاتا کیونکہ انجیل مقدس میں فلسفہ یا سائنس کا ذکر تک نہیں۔ اس کو کیسا کرنا چاہیے۔ کیسے مکان میں رہنا چاہیے۔ اپنے ملک [illegible] کے دشمنوں کے ساتھ کیسے [illegible] ان معاملوں میں بھی اس کا مذہب [illegible] ہے۔ اس کے دیش میں راجیہ پرکار کیسے ہونا چاہیے۔ اس معاملہ میں تو انجیل مقدس سے رہنمائی کی تلاش کرنا بالکل بے سود ہے۔ کیونکہ یہ باتیں تو کبھی حضرت مسیح کے خواب و خیال میں بھی نہ تھیں ۔" (پرکاش رشی نمبر ۲ کاتک صفحہ ۵ کالم ۱)

**اہلحدیث** - اس اقتباس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مضمون نگار کے خیال میں معیار مذہب جنگی اور ملکی انتظام ہے یعنی مذہب حق کا فرض ہے کہ اپنے تابعداروں کو جنگی قواعد اور ملکی انتظام کے طریق بھی سکھائے صرف یہی نہ کہ نمازیں یوں پڑھو اور سندھیا یوں کرو روزہ یوں رکھو بلکہ انکے علاوہ تمام انسانی ضرورتوں کے متعلق تعلیم دینا سچے دھرم کا فرض ہے بہت خوب مگر مضمون نگار نے اس فرض کو کہاں تک ادا کیا ہے؟ اوسکے اپنے الفاظ میں ہم دکھاتے ہیں کہ وہ اپنے اس اصول کو کہاں تک سمجھا ہے چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

29006

"مذہب اسلام کی بھی یہی حالت ہے۔ بھلا وہ مذہب پڑھے لکھے سنسار کو پرماتما کا بھگت کیسے بنا سکتا ہے۔ جو یہ نہیں بتلا سکتا کہ پرماتما کا راجیہ کیسا وسیع ہے۔ جو چند رمال کے سر دیں۔ کو اتنا تھوڑا سمجھا ہے کہ شق القمر کے معجزے کا فخریہ ذکر کرتا ہے۔ جو اس پرتھوی کو ہی سنسار میں سب سے بڑا ستیارہ مان کر [illegible]

اس یا یہ گردش کرنا بتلاتا ہے۔ (ص ش)

**اہلحدیث** - [illegible] کوئی [illegible] آدمی کہہ سکتا ہے کہ مضمون [illegible] نے اپنا معیار قائم رکھا ہے معیار توجہ [illegible] میں یہ تھا جنگی اور ملکی انتظام سکھانا مذہب حق کی علامت ہے اسی بناپر عیسائی مذہب کو نامہ نگار نے فیل کر دیا تھا مگر جب اسلام کا ذکر کیا تو اوس معیار کے لحاظ سے مقابلہ نہیں کیا بلکہ اوس کو چھوڑ کر معجزہ شق القمر کو لے بیٹھے۔ ہم نہیں کہتے کہ معجزہ شق القمر قرآن مجید میں نہیں ہے۔ نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ کوئی مخالف اسپر اعتراض کرنے کا حق نہیں رکھتا بلکہ یہ کہتے ہیں کہ جس معیار سے نامہ نگار نے مذہب کی جانچ شروع کی تھی جس کی وجہ سے اوسنے عیسائی مذہب کو فیل کیا تھا اوسی معیار کو لیکر اسلام کی جانچ کرتے تو ہمیں گلہ گذاری کا موقع نہوتا صورت موجودہ میں تو ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں ؏

تو آشنائے حقیقت نئی خطا اینجاست

اچھا اس بے اصولی کو بھی جانے دیجئے ہم یہ بھی معاف کر سکتے ہیں مگر اس کے بعد دوسری بے اصولی کو کون معاف کرے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار مع اڈیٹر صاحب پرکاش کے اپنے اصول مذہب کے یا تو واقف نہیں یا دانستہ ناواقف بنتے ہیں یا اپنے ناظرین کو ناواقف جانتے ہیں۔ چنانچہ اُنکے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

کنتو ورتمان کال کے واحد رشی اور ہیشوائے دین بھگوان دیانند کی تصانیف میں ان سب کی جھلک موجود ہے اگر ان تمام علوم کا خیال کیا جاوے۔ جن کا ذکر دیانند رشی کی تصانیف میں جگہ جگہ مسلسل طور پر موجود ہے تو آج ہم رشی دیانند کی رائے فن جنگ کے متعلق ایسے طریق پر پیش کرینگے جس سے آجکل یورپ میں جرمنی کی طرف سے تہذیب کے نام پر چھاتیا چار ہو رہے ہیں۔ اُن پر پرکاش پڑے۔ اور جنب دنیا کو بتا دینگے۔ کہ اُن کے مُنہ کے طریقوں میں کہاں کہاں ترقی کی گنجائش ہے۔ ہم سوامی دیانند کی رائے مہا رشی کے الفاظ میں ہی پیش کرینگے ۔" (صفحہ ۵ کالم ۲)

**اہلحدیث** - ناظرین اس اقتباس کو بغور ملاحظہ کریں کہ نامہ نگار نے اپنا مذہبی اصول کہانتک یاد رکھا کہ ہم آریوں کے ہاں مستند بالذات وید ہیں باقی کسی کی بات اگر ویدوں سے مستنبط (اخذ کی ہوئی) ہے تو صحیح اور حجت ہے ورنہ نہیں۔ مناسب بلکہ لازم تھا کہ رشی دیانند کی تصنیفات کی بجاے ویدوں کا حوالہ دیتا تاکہ یہ ثابت ہو سکتا کہ ویدک دھرم کی الہامی کتاب اس معیار کی رو سے کہاں تک کامیاب ہے اور کہانتک فیل۔ مگر واقع یہ ہے کہ بجاے وید کی تعلیم دکھانے کے ہم کو سوامی دیانند یا منوجی کے الفاظ سنائے جاتے ہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس معیار کے مطابق ویدوں کی [illegible] ہم مانتے ہیں کہ ویدوں میں جنگی احکام ہیں مگر قسم کے احکام نامہ نگار بتلانا چاہتا ہے وہ نہیں ملینگے اگر ملینگے تو منوجی اور سوامی جی کے اقوال میں ملینگے مختصر یہ کہ سماجی مناظروں کی یہ عام عادت ہے کہ دعوے کے مطابق ویدوں سے ناامید ہو کر اشخاص کے اقوال کی طرف رجوع کر جاتے ہیں یہ عادت عام طور پر سماجیوں میں بلکہ [illegible] خود سوامی جی بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ اون کی [illegible] کتاب ستیارتھ پرکاش کو اٹھا کر دیکھئے [illegible] اوس میں سے نکالیں تو چند [illegible] رہیگا۔ سوامی جی کے [illegible] میں سچ ہے [illegible]

دامریدان [illegible] جوں آیم چوں [illegible] [illegible]

جہاد ویدک

ویدوں اور دہرم شاستر [illegible]

جہاد کا ثبوت [illegible]

قیمت [illegible]

## جنگ یورپ اور مسئلہ تعدد ازواج

یورپ کی مردم شماری میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت اب بھی کئی حصے زیادہ ہے فرانس میں بہت سے عیاش طبیعت مردوں اور عورتوں نے نکاح کرنا چھوڑ دیا ہے تعلق نکاح کو آزادی کے خلاف جانتے ہیں اسلئے لازمی نتیجہ اس کا یہ ہوا ہے کہ فرانس میں نسل انسانی سب ملکوں سے کم ہے گورنمنٹ فرانس کو اس کمی کی طرف پہلے ہی توجہ تھی اب تو جنگ کی وجہ سے اور بھی اس طرف توجہ ہونی لازمی ہے۔

جنگ کی روش یہی رہی تو مقتول مردوں کی تعداد غالباً لاکھوں سے گذر کر کروڑوں تک پہونچیگی بہت دنوں بعد جب مردوں اور عورتوں کی تعداد کو شمار کیا جائیگا تو مردوں کی تعداد اتنی کم ثابت ہوگی کہ لاچار اوس وقت یورپ کی سلطنتوں کو اپنی آئندہ ترقی نسل کے لئے بہت کچھ سوچنا ہوگا۔

ہم جو ایک معنی سے سارے یورپ سے تعلق رکھتے ہیں ہمارا بھی فرض ہے کہ اوس نازک اور اندوہناک نظارہ کو سامنے سمجھکر جو کچھ ہماری رائے [illegible] اوس کا [illegible]

[illegible] خیال میں اوس وقت جبکہ مردوں کی تعداد [illegible] یورپ کی ہستی قائم رکھنے کے لئے [illegible] بہت مفید ہوگا یعنی [illegible] بالغ توانا [illegible] کم ہونا چاہیے [illegible] متعدد عورتوں سے شادی کرے اور نسل انسانی [illegible] بلد تلافی ہو [illegible] اس مسئلہ [illegible] اعتراض [illegible] اعتراض نہیں۔ بلکہ نسل انسانی کو ترقی دینے کے لئے بہت ضروری اور [illegible] کو اختیار کرے گا یا [illegible] پیدا کرے گا جو ممکن نہیں [illegible]

## یورپی جنگ کا اثر عیسائی مشن پر

ہم سمجھتے تھے کہ جنگ کا اثر ہندوستانیوں کے کاروبار ہی پر ہوگا مگر عیسائیوں کا رسالہ

مسیحی تجلی دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جنگ کا اثر علاوہ ہندوستانی کاروبار کے خود عیسائی تبلیغ پر بھی ہوا ہے تجلی میں ایک نوٹ لکھا ہے کہ ولائت سے مشنری سوسائٹی کو بذریعہ تار اطلاع آئی ہے کہ:-

بڑے بڑے خرچ ملتوی کردو۔ بنک سے حتی المقدور تھوڑا روپیہ بطور عارضی طور پر ادھار لے کر کام چلالو۔

اس خبر سے ہم ہندوستانی اپنا اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہاں کے خیراتی کاموں کی حالت کیا ہوگی۔ انا للہ

---

## جواب اکذب الحدیث

(از مولوی منیر خان صاحب از بنارس)

[illegible] سے گذرا فاضل اڈیٹر نے حدیث شریف ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث کی طرف علماء کو توجہ دلائی ہے کہ کیا وجہ ہے کہ اس حدیث میں ظن جو کہ قلب کا فعل ہے محکوم علیہ اور اکذب الحدیث جو کہ زبان کا فعل ہے محکوم بہ ہے لہذا میں نے باوجود ہیچمدانی اس سوال کے متعلق جو کچھ سمجھا ہے وہ علمائے کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ قبول افتد زہے عز و شرف۔

منتہی الارب میں ہے ظن بالفتح گمان یعنی طرف راجح از ہر دو طرف اعتقاد غیر جازم ظنون و اظانین جمع و دانست از لغات اضداد است و گمان بردن و دانستن والفعل من نصر تقول ظننتک زیداً وقولہ تعالےٰ وظن داؤد ای علم وایقن۔

اس حوالہ سے ثابت ہے کہ ظن بمعنی یقین اور گمان دونوں آتا ہے اور ظاہر ہے کہ حدیث مذکور میں ظن بمعنی یقین ہرگز نہیں پس لامحالہ حدیث مذکور میں ظن بمعنے گمان ہے اور گمان نیک و بد دونوں صفتوں کے ساتھ متصف ہوتا ہے چنانچہ فرمان والا شان ہے۔ ظنوا بالمومنین خیراً مومنین کے ساتھ اچھا گمان رکھا کرو وقال اللہ تعالیٰ فَاجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ اکثر گمان کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض ظن گناہ اور باعث عذاب ہوتا ہے۔ اس آیت کریمہ میں قول اللہ تبارک وتعالےٰ کا فَاجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا اور اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ صاف بتا رہا ہے کہ ظنون میں احتیاط لازم اور ضروری ہے بلکہ غور اور تامل ظن کا تابع نہ ہونا چاہیے ورنہ ممکن ہے کہ بعض ظنون میں خطا کار ٹھہرے اور اس وجہ سے مستحق عذاب ہو معلوم ہوا کہ ہر ظن قابل نفرین اور مذموم نہیں بلکہ خاص کر وہی ظن جس کی بناء محض خیال اور اندازہ پر بلاغور اور تامل ہو اور واقعات اور قرائن سے اس خیال کی تکذیب ہوتی ہو مثلاً ایک مومن نیکوکار جس کے افعال ظاہری سراسر شریعت کے مطابق اور موافق ہیں اوسکے متعلق [illegible] کی بدگمانی اور بدخیال رکھنا ہرگز صحیح نہیں بلکہ گناہ ہے چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالےٰ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں حدیث مذکور کی شرح میں لکھتے ہیں والنہی عن الظن السوء بالمسلم السالم فی دینہ وعرضہ یعنی نہی مذکور فرمان والا شان صلے اللہ علیہ وسلم میں مخصوص ساتھ مسلمان نیکوکار کامل الدین اور صاحب عزت اور وقار ہے۔

اور اگر کوئی شخص فاسق اور فاجر اوسکے افعال ظاہری شریعت کے مطابق نہیں تو اس کے متعلق بدگمانی ممنوع نہیں چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک باب خاص جو جواز میں اس قسم کے ظن میں لکھا ہے اور حدیث صلے اللہ علیہ وسلم ما اظن فلاناً وفلاناً یعرفان من دیننا شیئاً یعنے میرا گمان ہے کہ فلاں فلاں دین اسلام کی باتوں سے بالکل کورے ہیں اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ فاسق فاجر کے حق میں بدگمانی شرعاً ممنوع نہیں چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالےٰ لکھتے ہیں:

بوجہ سالانہ تعطیل ۳۰۔ اکتوبر کا پرچہ شائع نہیں ہوا۔ منیجر

AsliAhleSunnet.com

وحاصل الترجمۃ ان مثل ھذا الذی وقع فی الحدیث لیس من الظن المنھی عنہ لانہ مقام التحذیر من مثل من کان حالہ کحال الرجلین یعنی حاصل ترجمہ باب کا یہ ہے کہ جس قسم کا ظن حدیث باب میں مذکور ہے وہ شرعاً ممنوع اور حرام نہیں کیونکہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے دو شخصوں کو مظنون قرار دیا ہے جو کہ شریعت کے احکام سے بالکل ناواقف محض تھے اور ظاہر ہے کہ ایسا شخص وہی ہوگا جو فاسق فاجر بدکار ہوگا اور جلالین میں ہے اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ای مؤثم وھو کثیر کظن السوء باھل الخیر من المؤمنین وھم کثیر بخلافہ بالفساق منھم فلا اثم فیہ فی نحو ما یظھر منھم اس عبارت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بدگمانی مسلمان کامل الایمان کے ساتھ ممنوع اور گناہ ہے اور فاسق و فاجر کے ساتھ گناہ نہیں البتہ اس قدر اس میں اضافہ ہے کہ بدگمانی تین کی اخیریں اور ناشروعہ میں جائز اور مباح ہے جنکا صدور ان سے برابر ہوتا رہتا ہے اور حدیث بخاری میں فرمان والاشان کہ فلاں فلاں کے ساتھ میرا گمان ہے کہ دین اسلام کی باتوں سے کچھ بھی نہیں جانتے صاحب جلالین کے مضمون کی تائید کرتا ہے اور در اصل فاسقین کے ایسے ہی افعال میں بدگمانی صحیح ہو سکتی ہے ورنہ ایسے افعال میں جن کا صدور ان سے ہنوز نہیں ہوا وہ اور مسلمان کامل الایمان دونوں یکساں ہیں۔

میرے اس قدر بیان سے یہ امر بخوبی ظاہر ہو گیا کہ جملہ اقسام ظنون کے ممنوع نہیں بعض جائز اور بعض مباح ہیں البتہ یہ امر قابل غور ہے کہ جب ظن افعال قلوب سے ہے تو حدیث شریف ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث میں ظن متصف بحدیث فعل لسانی کیوں واقع ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ جملہ افعال اختیاریہ کا صدور قلب سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ قلب مصدر جملہ افعال اختیاریہ ہے لیکن افعال قلوب کا صدور مخصوص بقلوب ہے اعضائے ظاہری کا واسطہ نہیں درکار نہیں صرف انکا تعلق قلب سے ہوتا ہے بخلاف اور افعال کے کہ ان میں اعضائے ظاہری کا واسطہ اور ذریعہ درکار ہوتا ہے اور جس قدر افعال اختیاریہ حسنہ ہیں صرف نیت اور ارادہ پر ہی اونہیں ثواب مترتب ہوتا ہے اگرچہ اعمال ظاہری اونہیں نہ بھی پایا جائے اور افعال اختیاریہ سیئہ میں تاوقتیکہ اعمال ظاہری ان میں نہ پایا جائے صرف نیت اور ارادہ سے عقاب مترتب نہیں ہوتا دلیل اس کی حدیث شریف ہے من ھم بحسنۃ فلم یعملھا کتب لہ حسنۃ فان عملھا کتب لہ عشرا ومن ھم بسیئۃ فلم تکتب لہ شیئا فان عملھا کتب لہ سیئۃ یعنے اگر کسی نے کسی اچھے کام کا پختہ ارادہ کر لیا اور ہنوز وہ کام اوس نے نہیں کیا تو ایک نیکی کا اوسے ثواب حاصل ہوتا ہے اور اگر اوس کام کو وہ کرے تو دس نیکیوں کا اوسے ثواب ملتا ہے اور اگر برائی کا پختہ ارادہ کرے تو تاوقتیکہ اُس برائی کو نہ کریگا اُس کے حق میں برائی ہرگز نہ لکھی جائیگی اور کرنے پر صرف ایک برائی لکھی جاویگی اور نیز حدیث میں وارد ہے ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسھا ما لم تتکلم بہ او تعمل یعنی اللہ تبارک وتعالے اس امت کی خطرات نفسانیہ سے درگذر کرتا ہے تاوقتیکہ اونکے ساتھ کلام نکرے یا عمل نہ کرے۔

ان دونوں حدیثوں سے صاف ظاہر ہے کہ افعال اختیاریہ سیئہ کا ارتکاب تاوقتیکہ اعضائے ظاہری سے نہ ہو گناہ ہرگز نہیں اور افعال قلوب اگرچہ وجود پذیر بدون اعضائے ظاہری ضرور ہو جاتے ہیں مگر اون پر کوئی حکم قضاءً بدون اظہار اعضائے ظاہری کے نہیں دیا جا سکتا چنانچہ تصدیق قلبی بدون اقرار لسانی شرعاً معتبر نہیں پس بدگمانی کا تعلق اگرچہ قلب سے ہے مگر جبتک زبان پر اسکا اجرا نہ ہوگا گناہ نہیں اسلئے حدیث ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ظن مذموم بدگمانی کی صفت حدیث قرار دیا ہے یعنی ظن مبتدا اور اکذب الحدیث خبر واقع ہے اور میرے بیانات سے اسکا ثبوت کھلا ظاہر ہے اس بحث کے متعلق میرا ارادہ تھا کہ کسیقدر اور طول دوں مگر علماء کرام سے امید ہے کہ اس پر بخوبی روشنی ڈالیں گے۔ فقط۔

**اہلحدیث** ۔ میری اس سوال سے غرض یہ تھی کہ جن خرابیوں کو بند کرنے کے لئے یہ حدیث سد سکندری کا کام دے سکتی ہے مثالاً ان کا ذکر بھی آتا رہے تاکہ ناظرین پر اس حدیث کی حکمت اور اسرار ظاہر ہوتے جاویں۔

ایک مثال اس کی میں عرض کرتا ہوں۔ گذشتہ مہینے میں مولوی فیض اللہ صاحب ملتانی کئی روز امرتسر میں رہکر اہلحدیث میں مصالحت کرانے میں ساعی ہوئے اس طرف سے تو حسب عادت کوئی شرط نہیں تھی فریق ثانی (جناب مولوی احمد اللہ صاحب) کی طرف سے بہت سی شرائط پیش ہوئیں جن کا سفیر صاحب نے کسی حد تک جواب دیا آخرکار مولوی صاحب موصوف نے فرمایا ہمیں گمان ہے کہ اوس (خاکسار) کی اس مصالحت کرنے میں یہ غرض ہوگی کہ اہلحدیثوں کی مدد سے میونسپل کمیٹی کا ممبر بنجائے حالانکہ ادھر اس کا خیال بھی نہیں تھا تاہم ہم نے جواب دیا کہ مصالحت نامہ میں یہ شرط لکھی جائے کہ اگر وہ ممبر کمیٹی بنا تو مصالحت ٹوٹ جاویگی۔ آخر کچھ نہوا مولوی فیض اللہ صاحب اپنا وقت گذار کر چلے گئے۔

میری غرض اس واقعہ کے لکھنے سے یہ ہے کہ اس قسم کی بدگمانیاں بسا اوقات مانع کار خیر ہو کر ان ہی جنگی بندش کے لئے حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی ہے پس جو صاحب اکذب الحدیث کے عقدہ کو حل کرنے کی توجہ کریں وہ اس قسم کی چند

ل بہا ناتک انکی تقریر اصل سوال سے بے تعلق ہے کیونکہ سوال موضوع منھی کے مصداق سے نہیں بلکہ اکذب کے محل سے ہے باوجود بے تعلق تقریر ہونے کے قابل شکریہ ہے اسلئے کہ علمی مضمون ہے اور سوال سے زائد جواب دینا جائز ہے (اہلحدیث)

بوجہ سالانہ تعطیل ۳۰۔ اکتوبر کا پرچہ شائع نہیں ہوا۔ مینیجر

مثالیں بھی بتلایا کریں تاکہ اس حدیث کی حکمت اور اسرار ناظرین پر نمایاں ہوتے جاویں۔

اس حدیث کے عقدہ کا حل جو خاکسار کے ذہن میں ہے وہ ابھی مخفی ہے کسی صاحب نے بیان نہ کیا تو میں بھی عرض کرونگا (اڈیٹر)

## بقیہ جواب متعلق بہ اشربہ مسکرہ

(از مولوی خیرالدین احمد صاحب از سرسہ ضلع حصار)

پرچہ اہلحدیث ۱۸ ذی قعدہ ۱۳۳۲ھ کی اشاعت میں چند سطور بذیل سرخی (حنفی علماء کی طرف سے جواب) ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہونگے اور اسپر فاضل اڈیٹر کی تنقید یا تردید بھی معائنہ فرمائی ہوگی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب والا جاہ نے غور اور تامل کی نگاہ سے نہیں دیکھا ورنہ اتنے بڑے مسلم فاضل کا معمولی عبارت کے فہم میں غلطی کھاجانا سمجھ میں نہیں آتا یا تجاہل عارفانہ کیا ہے۔

آنجناب کی خدمت میں اصلاح سوال کی اپیل کیگئی تھی تو بالکل بے تعلقی ظاہر فرمائی تھی اور جواب کے وقت اوس کی معاونت کے لیے مستعد ہوگئے[1] اسمیں غالباً کوئی سر ہے جو ہمارے فہم سے بالاتر ہے۔ ایک ضعیف خیال یہ بھی گذرتا ہے کہ وہ سوال کہیں حضرت والا کا ساختہ پرداختہ ہی نہو ورنہ اسکی طرف سے اپیل بننے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی آنجناب نے تین طرح سے جرح فرمائی ہے۔

(۱) کتب فقہ میں کہیں قید عبادت نہیں (جواب) اگر ذرا غور فرمائیں تو خود آنجناب کی منقولہ عبارت میں قید عبادت موجود ہے۔ ہدایہ کی عبارت اذا کان من غلو لھو و طرب اور قاضی ثناء اللہ مرحوم کی عبارت "آنچہ بقصد لہو خورد حرام ست" دونوں منہ سے بول رہے ہیں کہ بغیر نیت نیک بغرض طرب کے قصد سے حرام ہے نفی لہو و طرب سے مقصود اثبات نیت نیک ہی ہے دوسرے درمختار وغیرہ کتب فقہ میں صاف لکھا ہے اذا قصد به التقوی على الطعام والتداوی والتقوی

علیٰ طاعۃ اللہ تعالیٰ جس سے آنجناب کا ادعاء انکار مطلق کا فور ہوگیا ؎

آنکھیں اگر ہیں بند تو پھر دن بھی رات ہے
اسمیں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

اور قرآن میں بطریق حصر آیا ہے انما هذه الحيوة الدنيا لهو ولعب۔ اعلموا انما الحيوة الدنيا لعب ولهو۔ جو نفس ہمہ سر لہو و لعب کے سوا دین ہی ہے۔

(۲) امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے قولوں کا متحد ہونا معلوم۔

(جواب) اثنینیت درجہ فروع میں ہے اور اتحاد مرتبہ اصول میں ہے پس کوئی مغائرت نہیں شیخین یا صاحبین کسی کے قول پر حسب اصول رسم المفتی عمل کرنے والا حنفیت سے نہیں نکلتا چنانچہ حضرات غزنویہ و دیگر جماعت اہلحدیث آنجناب کے نزدیک بھی اسلام سے خارج نہیں بلکہ مرزائیوں تک کی اقتدا درست ہے۔

(۳) اما المقلد فمستنده قول مجتهده

(جواب) استناد قول مجتہد کا یہ مطلب ہے کہ کسی مقلد کو اپنی طرف سے خلاف اصول فقہ استنباط و اجتہاد کا منصب نہیں نہ یہ کہ اپنے امام کے مسئلہ مستنبطہ کے متعلق اظہار دلائل بھی نہیں کر سکتا۔

اس قدر معروض ہو چکنے کے بعد آنجناب کے فہم و انصاف و حق پرستی و نیک نیتی سے امید واثق بلکہ اوثق ہے کہ آنجناب اپنی تائید یا تقریظ کو جو سوال سائل کی تقویت میں تحریر فرمائی گئی ہے واپس لیکر داد انصاف دینگے اور سوال کے غیر مکمل ہونے کا واضح طور پر اقرار فرما دینگے۔

نوٹ۔ اشربہ مسکرہ کی مزید تفصیل و تشریح و اتمام حجت برمذہب امام آئندہ تحریر ہوگی انشاءاللہ والسلام۔

اڈیٹر۔ آپکی اس تقریر سے میری سابقہ رائے میں تغیر نہیں آیا میرے خیال میں آپکی ساری تحریر نظری ہے۔

## تعریف تصوف از کتب تصوف

(از صوفی)

کشف القلوب و کشف الظنون میں علم تصوف کی تعریف اس طرح ابن صدر الدین سے منقول ہے۔

التصوف هو علم يعرف به كيفية ترقي اهل الكمال من النوع الانساني مدارج سعادتهم والامور العارضة في درجاتهم بقدر الطاقة البشرية۔

کسی بزرگ نے تصوف کی ماہیت کو نظم میں ادا کیا ہے۔

علم التصوف علم ليس يعرفه
الا اخو فطنة بالحق معروف
وليس يعرفه من ليس يشهده
وكيف يشهد ضوء الشمس مكفوف

اللہ تعالیٰ نے صوفیوں کا ذکر اس طرح فرمایا ہے يخرجهم من الظلمات الى النور۔ حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جن بزرگوں سے تصوف کے معنے بطور اشارات منقول ہیں۔ اُن میں سے بطور اختصار کے ہم بیان کرتے ہیں۔

حضرت ابو جریری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ التصوف هو الدخول في كل خلق سني والخروج من كل خلق دني۔ یعنی تصوف ہر ایک اعلےٰ خلق سے متصف ہونا اور بدخلقی اور بُری خصلتوں کا چھوڑنا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا التصوف هو ان يميتك الحق عنك ويحييك به یعنی تصوف یہ ہے۔ کہ حق تعالیٰ تجھے تجھ سے مارے اور اپنے سے تجھے زندہ رکھے۔

اور فرمایا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے مقام پر کہ التصوف ذكر مع اجتماع ووجد مع استماع وعمل مع اتباع یعنی تصوف ذکر ہے با جامعیت اور وجد با سماعت اور عمل باتباع سنت اور فرمایا الصوفي كالارض يطرح عليها كل قبيح ولا يخرج منها الا كل مليح یعنی صوفی مثل زمین کے ہے۔ کہ ہر ایک بُری چیز

[1] آپ کے بلانے پر بولنا پڑا۔ اذا نطقت فاتنی المجیب زار (اڈیٹر) [2] ان بعض الظن اثم کی یہ بھی ایک مثال ہے (اڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

اُس پر ڈالدی جاتی ہے۔ اور اُس میں سے جو چیز نکلتی ہے اچھی ہوتی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ صوفی زمین کے مانند ہے۔ جس کو نیک و بد سب روندتے ہیں۔ اور وہ ابر کی طرح ہے کہ ہر ایک پر سایہ افگن ہوتا ہے۔ اور بارش کی طرح ہے۔ کہ ہر ایک کو سیراب کرتا ہے۔

حضرت حسین بن حلاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الصوفی وحدانی الذات لا یقبلہ احد ولا یقبل احدا۔ صوفی اپنی ذات سے اکیلا ہو نہ اوس کو کوئی پسند کرتا ہے۔ نہ وہ کسی کو چاہتا ہو یعنے وہ اس طرح مشغول بحق ہے۔ کہ غیر حق سے ملنے اور بات کرنے کی گنجائش نہیں ہے ؎

فلیت الذی بینی وبینک عامر
وبینی وبین العالمین خراب

حضرت ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ بغدادی کا قول ہے کہ سچے صوفی کی علامت یہ ہے۔ کہ تو انگر تھا پھر فقیر ہو گیا۔ عزت والا تھا۔ پھر ذلیل ہو گیا۔ مشہور تھا پھر مخفی ہو گیا۔ اور جھوٹا صوفی وہ ہے۔ کہ پہلے فقیر تھا۔ اب دنیا پیدا کر لی پہلے ذلیل تھا۔ اب عزت والا ہو گیا۔ پہلے گم نام تھا۔ اب مشہور ہو گیا۔

حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ تصوف یہ ہے کہ جس وقت جو بہتر کام ہو اُسی میں مشغول ہونا۔

حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ التصوف ان لا تملک شیئا وان لا یملکک شئی۔ تصوف یہ ہے۔ کہ تو کسی چیز کے مالک ہونے کا دعوے نہ کرے اور نہ کوئی شے تیری مالک ہو جائے۔

حضرت راویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تصوف یہ ہے کہ تو اپنی ذات کو خدا کے ارادے پر چھوڑ دے بقول اُنکہ۔ ؏

عاقلاں تسلیم کردند اختیار

اور یہ بھی فرمایا کہ تصوف تین خصلتوں پر مبنی ہے (۱) فقر و احتیاج اللہ کی جانب (۲) بذل و ایثار (۳) کسی طرح کا اعتراض نہ کرنی اختیار۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا التصوف الاخذ بالحقائق والیاس مما فی ایدی الخلائق۔ تصوف یہ ہے کہ حقیقت پر عمل کرنا اور مخلوق کے ہاتھ میں جو کچھ ہے۔ اُس سے مایوس ہو جانا۔

اور حضرت سہیل بن عبد اللہ فرماتے ہیں۔ کہ صوفی وہ ہے۔ کہ جو اپنے خون و ملک کو مباح سمجھتا ہو۔

حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ صوفی کی صفت ہے کہ نہ ہو تو سکون و اطمینان ہو۔ اور جو ہو۔ تو دیدالے۔

اور حضرت بو علی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ تصوف درِ حبیب پر بیٹھ جانا ہے۔ گو وہ نکالے ہزار دھکے سے

ہم در پہ تیرے بیٹھے ہیں کچھ کر کے اُٹھیں گے
یا وصل ہی کی ٹھہر گئی یا مر کے اُٹھیں گے

اور یہ بھی آپنے فرمایا۔ کہ اقبح من کل قبیح صوفی شحیح۔ یعنے سب سے بُری بات یہ ہے کہ صوفی ہو۔ اور بخیل بھی ہو۔ حضرت ابو منصور نے فرمایا۔ کہ صوفی اللہ سے مشورہ لیتا ہے اور مخلوق اللہ سے مدد چاہتی ہے۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ صوفی خلق سے دور مگر حق کے وصال سے مسرور ہے۔ جیسے خدا نے حضرت موسے علیہ السلام کو فرمایا وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ۔ یعنے اپنے خصائص قرب سے اُن کو خاص فرمایا۔ اور غیروں سے علیحدہ کر لیا اور پھر فرمایا۔ کہ لن ترانی۔ یہ منع حرمان نہیں ہے۔ بلکہ زیارت تمنی و مزید قربت کی وجہ سے تھا جس کے قرب کی مثال اس طرح سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ ایک شخص کی آنکھ پر عینک ہے جب عینک کا شیشہ بالکل آنکھ سے ملا دیتا ہے۔ تو کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ اور جب آنکھ سے کچھ فاصلے پر لگاتا ہے۔ تو سب دیکھتا ہے۔ وہ دم قرب اور وصل کی حالت میں دیکھنا ممکن نہیں ہوتا تفرقہ ہو تو دیکھ سکے۔ حالت قرب میں نہ دید ہے نہ شنید۔ گفتگو نہ عقل نہ ہوش کچھ بھی نہیں رہ جاتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ الصوفیۃ اطفال فی حجر الحق

یعنے صوفیہ فقیر و عاجز ہیں خدا ہی کے فضل و کرم سے پرورش پاتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ تصوف مخلوق کو دیکھنے سے بچنا ہے۔

حضرت ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ الصوفی لا یکدرہ شئی۔ صوفی کو کوئی شے مکدر نہیں کر سکتی۔ بلکہ ہر شے بہ سبب اُس کے پاک و صاف ہو جاتی ہے اور یہ بھی کسی کا قول ہے۔ کہ الصوفی لا یتعبہ طالب ولا یدعجہ سبب یعنے صوفی وہ شخص ہے۔ کہ نہ طلب اُس کو تھکا دے۔ اور نہ کوئی سبب اُس کو جگہ سے ہلا دے۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الصوفی لا تقلہ الارض ولا تظلہ السماء یعنے صوفی کو نہ زمین ہٹا سکتی ہے نہ آسمان سایہ کر سکتا ہے۔

امام قشیری فرماتے ہیں۔ کہ یہ محو کے حال کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی جو خود سے فنا ہو گیا ہے۔ تو پھر اُس کو آسمان و زمین کا کب خیال رہتا ہے۔ وہ تو زمین و آسمان سے چھوٹ کر فنا فی اللہ کی راہ طے کر رہا ہے۔ اور یہ اشیائے نیچے کی چیزیں ہیں۔

اور بعضوں نے کہا۔ کہ صوفی وہ ہے کہ جب اُس کے سامنے دو حال یا دو خلق اچھے پیش آئیں۔ تو وہ اُن دونوں میں سے بہتر کو اختیار کرے۔ کسی نے کہا۔ التصوف اسائۃ الجاہ وسواد الوجہ فی الدنیا والاخرۃ۔ تصوف یہ ہے کہ جاہ کی چاہ نہ رکھتا ہو۔ اور دنیا و آخرت سے بے تعلق رہتا ہو۔ یعنی صوفی کو اگرچہ ثواب عمل کا بھی ملیگا لیکن اُس نے صرف ذات حق کے عبادت کی اور وہی اُس کا مقصود ہے۔ وہ جنت اور حوروں کا خواستگار نہیں ہوتا ہے۔

حضرت یعقوب مزابلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ التصوف حال یضمحل فیہا معالم الانسانیۃ تصوف ایک حال ہے۔ کہ جس میں علامات انسانیت جاتے رہتے ہیں۔ یعنی صوفی کو خدا کے حساب سے ایسا استغراق ہوتا ہے۔ کہ غرق کمال ہو کے وہ اپنی ذات کو بھی بھول جاتا ہے۔

[1] یعنی اللہ کی راہ میں اوسکو دریغ نہو (اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

حضرت ابوالحسن سروانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
الصوفی من تکون مع الواردات لا مع الاوراد۔ صوفی وہ شخص ہے۔ جو واردات کے ہمرنگ ہوتا ہے۔ نہ اوراد و وظائف میں مشغول رہتا ہے۔ کیونکہ اوراد مبتدی کے لیے ہیں

حضرت ابوسہیل صعلوکی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ التصوف الاعراض عن الاعتراض تصوف یہ ہے۔ کہ قضا و قدر پر اعتراض نہ کرنا اور راضی ہو جانا۔ اس کی مرضی پر کیونکہ صوفی سمجھتا ہے۔ کہ خدا مجھ سے زیادہ علیم اور ارحم الراحمین ہے۔

حضرت حصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جب فنا رکامل حاصل ہوتی ہے۔ یعنی خواہشات و عادات مٹ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں پہنچتا ہے۔ اور اس کی مناجات کی لذت حاصل ہوتی ہے تو پھر وہ خواہش کی آفتیں نہیں پلٹتی ہیں فضل حق شامل حال رہتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں۔ ما رجع من رجع الا من الطریق (جو پلٹتا ہے تو راہ میں سے پلٹتا پہنچنے کے بعد نہیں پلٹتا ہے) اور لا یعدم بعد وجودہ کے معنے یہ کہ جب وہ متوجہ بحق ہو چکا ہے۔ اور اعلےٰ مقامات پر پہنچ گیا۔ تو اب سقوط خلق ہو تو وہ اپنے مقام سے نہ گریگا اب یہ دونوں حادث اس پر اپنا اثر نہیں ڈال سکتے۔ کیونکہ وہ مشغول بحق ہے۔ والمشغول لا یشغل۔ اور اس طرح بھی کہا جاتا ہے۔ الصوفی المصطلم عنہ بما لاح لہ من الحق۔ صوفی وہ ہے کہ جس کو بسبب ظہور لوائح حق کے وہ استغراق ہوتا ہے۔ کہ اپنا شعور بھی نہیں رہتا ہے اور یوں بھی کہا جاتا ہے۔ کہ الصوفی مقصود بتصریف الربوبیۃ مستور بتصریف العبودیۃ صوفی تصریف ربوبیت سے مجبور ہے اور تصریف عبودیت سے مستور ہے۔

اور یہ بھی ایک قول ہے۔ الصوفی لا یتغیر فان تغیر لا یتکدر۔ صوفی متغیر نہیں ہوتا۔ اور جو کسی امر کے غلبہ سے تغیر پیدا ہو جائے۔ تو مکدر نہیں ہوتا ہے۔ یعنے جہاں تغیر پیدا ہوا اپنے مولا کی طرف رجوع کیا۔ اور اس سے نکل گیا۔

لان التغیر الیسیر یزول بالماء الکثیر

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ عوارف المعارف میں فرماتے ہیں کہ مشائخ نے تصوف کی تعریف احوال کی بنا پر کی ہے۔ جو مختلف حالات ہوتے ہیں۔ اور میں ایک ضابطہ بیان کرتا ہوں جس میں ان سب کے معانی آجائیں

صوفی وہ ہے۔ جو ہمیشہ اپنے اوقات کو کدورت سے پاک کرتا ہے۔ اس طرح پر کہ نفس کے لوث سے دل کو صاف کرتا ہے۔ اس تصفیہ کے لئے وہ مدام اپنے مولا کا محتاج رہتا ہے۔ اور یہ اس کا دوامی افتقار اس کو کدورتوں سے صاف رکھتا ہے۔ غرض اس کی جامعیت وصفائی دوام تصفیہ و تزکیہ سے ہے۔ اور اس کا تفرقہ و کدورت نفس کی جنبش سے ہے۔ تو وہ اپنے رب کے ساتھ ہو کر اپنے قلب پر حاکم اور اپنے نفس پر اپنے قلب کے ساتھ ہو کر حکومت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ كُونُوا قَوَّامِينَ لِلّٰهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ یعنے اللہ کے لئے قائم اور سیدھے گواہ عدل کے ساتھ ہو" پس اب جو اللہ کے لئے نفس پر قوامیت ہے یہی تصوف ہے۔ یہ وہ جامع بات ہے۔ جو اس سے واقف ہو گا وہ صوفیوں کے متفرق اشارات کو اسمیں پاویگا۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ تصوف درحقیقت زہد اور فقر دونوں سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ زاہد اور فقیر دنیا کو اس لئے ترک کرتا ہے۔ کہ تا جنت میں پانسو برس پیشتر یا آگے اغنیا سے پہنچے۔ اس لئے فقر کے معدوم ہونے سے ڈرتا ہے۔ تا کہ اس کی فضیلت و معاوضہ کہیں نہ جاتا رہے۔ اور صوفیہ کے پاس یہ عین اعتلال اور سبب کا پابند ہوتا ہے۔ کیونکہ صوفی اجر موعود کے انتظار میں نہیں ہے بلکہ اس نے اپنے احوال

(بقیہ بر صفحہ ۱۱ ضرور ملاحظہ ہو)

# اسلام اور اہل اسلام

پیارے ناظرین۔ السلام علیکم۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ اسوقت اودھ کے مسلمانوں کی کیا ناگفتہ بہ حالت ہے۔ اور دن بدن کیسی ہوتی جاتی ہے نہ زبان کو بیان کی قدرت ہے نہ قلم کو لکھنے کی طاقت۔ جسقدر امراض شرکیہ و بدعیہ دین میں مہلک ہیں۔ اونکو مسلمانان خوشی سے نہیں بلکہ زر کثیر خرچ کر کے حاصل کر رہے ہیں۔ اصل جوہر جو اسلام کا توحید وسنت ہے۔ جس پر نجات کا دارومدار ہے۔ اوس سے تو کوسوں دور اوس کی تو کسیکو پرواہ نہیں ہے یعنے وہی حال ہو رہا ہے۔ جو قبل از نبوت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہ معظمہ زادہا اللہ شرفا کی تھی بلکہ اوس سے بھی کئی گونہ زیادہ جو ہر دیکھو بجز شرک والحاد کے کچھ نظر نہیں آتا۔ اور مسلمانان کچھ ایسے بیجا جیتی رسم کے پابند ہو رہے ہیں۔ کہ اگر غور کیا جائے۔ تو ہندو مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا۔ چنانچہ وہ بت پرستی کے شیدا ہیں۔ تو یہ قبر پرستی کے دلدادہ وہ پیپل اور چوراہے کی پوجا کرتے ہیں۔ تو یہاں پنجہ نشان کی اون کے گلے میں زنار ہے۔ تو اون کے گلے میں بدہی۔ اگر اون کے یہاں تیرتھ جاترا ہے۔ تو یہاں عرس و میلہ وہ لوگ کاشی۔ ہردوار۔ بیدی ناتھ سے پرشاد لاتے ہیں تو یہاں مکن پور۔ اجمیر۔ پاک پٹن سے ریوڑی اور دیگ کے چاول۔ وہ شمبھو ناتھ۔ شیو بخش۔ و شیو چرن داس کہلاتے ہیں۔ تو یہ پیر بخش۔ فرید بخش۔ سالار بخش۔ کہلاتے ہیں۔ اونہوں نے کسی دیوی دیوتا کو بھینٹ چڑھائی۔ تو یہاں غازی میاں کی کندوری اور شیخ سدو کا بکرا ہی نذر چڑھا دیا۔ وہ لوگ بم بہا دیو کی صدا لگاتے ہیں۔ تو یہاں دم مدار یا علی حیدر کا کا نعرہ۔ اون کے یہاں اشٹمی برہمچاری۔ تو یہاں بھگیلے شاہ لٹے دہاری۔ وہ لوگ برہمن اور پوجاری سے منتر پڑھواتے ہیں۔ تو یہاں تکیہ دار سے فاتحہ ہی دلواتے ہیں۔ وہ لوگ دیبی دیوتاؤں کے مندروں میں پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ تو یہاں درگاہ اور خانقاہوں

AsliAhleSunnet.com

میں سجدہ اور طواف۔ جائے عبرت ہے کہ یہود ونصاریٰ نے تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبروں کو سجدہ گاہ قرار دینے سے مستوجب لعنت ٹھہرے مگر معلوم نہیں کہ ان بیچارے مسلمانوں کو اولیاء اللہ کی قبروں کو سجدہ گاہ قرار دینے کی کہاں سے پروانگی ملگئی ہے۔ خیر عوام تو بیچارے لکیر کے فقیر رسم آبائی کے شیدائی ہو ہی رہے ہیں سب سے زیادہ قابل افسوس کی بات تو یہ ہے کہ جو لوگ حافظ۔ مولوی اور شاہ صاحب کہلاتے ہیں۔ وہ بھی امراض شرکیہ و بدعیہ میں مبتلا ہیں خود بدعتی کام کرتے ہیں۔ اور اوروں کو بھی کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اگر کوئی غریب مسلمان موحد۔ جو توحید و سنت کا جام پی چکا ہے بہ نیت خالص مسلمانوں کو سمجھانا چاہتے کہ یہ کام خلاف شرع اور بدعت ہے۔ اسکو چھوڑ دو۔ اور رد بدعت میں اگر کوئی آیت یا حدیث پڑھے تو پھر حامیان بدعت کی اوسوقت حالت کو دیکھو کہ مجلس میں کلا تحیں مارنے لگتے ہیں۔ اور ہزاروں صلواتیں سنا کر ایسے طیش میں آتے ہیں۔ کہ اگر قابو چلے تو پڑھنے والے کا مونہہ نوچ لیں۔ سچ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ حج کے نویں رکوع میں وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنكَرَ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا یعنے جب پڑھی جاتی ہیں۔ اوپر اون کے آیتیں ہماری کھلا ہوا بیان کرنے والیاں تو پہچانتا ہے۔ بیچ مونہوں اون لوگوں کے جو منکر ہیں۔ ناخوشی کو۔ قریب ہے کہ حملہ کر بیٹھیں۔ اون لوگوں پر جو سناتے ہیں اونکو آیتیں ہماری۔ دور نہ جائیے۔ قصبہ ہذا جس میں خاکسار عرصہ تین ماہ سے مقیم ہے۔ ایک شاہ صاحب کو جو کہ یہاں کے قطب کہلاتے ہیں [illegible] سنا کہ ایک کٹر وہابی۔ بیدین۔ لامذہب اس قصبہ میں تو وارد ہوا ہے۔ خبردار اوس بیدین گمراہ کی باتوں کو نہ سننا۔ اور نہ اوس کے پاس نشست و برخاست رکھنا۔ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ جب ان شاہ صاحب کی جن کو ہزارہا آدمی اپنا پیشوا و مقتدا سمجھتے ہیں۔ یہ کیفیت ہے۔ تو اون کے چیلے چاپڑوں کا تو خدا ہی نگہبان ہے۔ جن کی یہ اقتدا کرتے ہیں۔ ایسے ایک شخص کا بگڑ جانا گویا ہزاروں کے بگڑ جانے سے زیادہ ہے۔ اور غضب یہ کہ قرآن و حدیث پر اقرار و ایمان کا دعویٰ۔ اور اچھے خاصے مسلمان محب رسول۔ سچ فرمایا اللہ جل شانہ نے وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ۔ یعنے اکثر لوگ ایمان لاکر بھی شرک کرتے ہیں۔ تجربے سے معلوم ہوا۔ کہ جو مسلمانوں میں بدعت و برے عقیدے کی دن دونی رات چوگنی ترقیاں ہو رہی ہیں۔ باوجودیکہ قرآن و حدیث پر سب کا ایمان و اقرار ہے۔ تو وجہ اوسکی یہ ہے۔ کہ ایمان و اقرار صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ دل میں اوسکا نور نہیں۔ وہی حال ہو رہا ہے۔ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلے زمانوں کی بات فرمایا تھا یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا رسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مشکوٰۃ صفحہ ۳۸ یعنے ایسا زمانہ آجائے گا۔ کہ صرف نام کے مسلمان اور رواج و عادت کے طور پر قرآن شریف کا پڑھنا ہوگا۔ عمل نہ ہوگا۔ اگر قرآن و حدیث کا اثر دلوں میں ہوتا۔ تو بدعت و برے عقیدے کی ترقی نہ ہوتی۔ اللہم احفظنا۔ بھائیو، دوستو۔ اگر فی الواقع محب رسول ہونے کا دعوےٰ ہے۔ اور قرآن و حدیث پر سچا ایمان و اقرار ہے۔ تو افعال شرکیہ و بدعیہ سے تائب ہو کر تعصب و نفسانیت و باہمی جنگ وجدال کو ترک کر دو۔ اور فرمان خداوندی اور ارشاد نبوی کو غور سے سنو۔ اور اس پر عمل پیرا ہو۔ سنئے اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا۔

یعنے اے ایمان والو۔ ڈرو اللہ سے حق ڈرنے کا اور ہرگز نہ مرو تم مگر مسلمان۔ اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب ملکر اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے کہ تم آپس میں دشمن تھے پس الفت ڈالدی تمہارے دلوں میں پھر ہوگئے تم ساتھ نعمت اوس کی کے آپس کے بھائی اس آیت شریف میں یہ بیان ہوا۔ کہ تمام مسلمانوں کو ہمیشہ اور ہر حالت میں دین اسلام پر ثابت قدم رہنا چاہئے۔ تاکہ جس وقت موت آوے۔ اسلام ہی پر مریں۔ اور سبکو ایک دل اور ایک جماعت رہنا لازم ہے۔ اور یکدل اور ایک جماعت رہنے کی یہ تدبیر بتائی گئی ہے۔ کہ سب ملکر اللہ تعالےٰ کی رسی کو مضبوط پکڑیں۔ اور اس تدبیر کی یہ تاثیر بتلائی گئی۔ کہ سب کے دل ملے رہیں گے۔ یعنے یوں فرمایا کہ تم میں عداوتیں تہیں۔ ایک کا ایک دشمن تھا۔ اب اس نعمت الٰہی کی برکت سے ایک کا ایک پیارا اور بھائی بنگیا۔ اور وہ نعمت اور رسی اللہ تعالےٰ کی قرآن شریف ہے

اور سچے فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالےٰ نے سورہ انفال کے ۶ رکوع میں۔ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے تابعداری کرو اللہ کی اور اوس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپس میں جھگڑا مت ڈالو۔ اگر آپس میں پھوٹ ہوگی تو تم کمزور ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا اوکھڑ جاویگی۔ اور صبر کرو تحقیق اللہ تعالےٰ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تری المومنین فی تراحمہم وتوادہم وتعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکی عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسہر والحمی مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۲ یعنے مسلمان اونکو جانو۔ آپس کی محبت و خیر خواہی میں ایک جسم کے مانند ہوں جسطرح ایک عضو میں تکلیف ہونے سے سارے جسم کو درد پہنچتا ہے اوسی طرح ایک مسلمان کو تکلیف ہو تو سب مسلمانوں کو اوسکا

AsliAhleSunnet.com

درد پہنچے۔ دوستو! یہ ہے۔ اللہ ورسول کی پاکیزہ تعلیم کہ آپس میں مسلمان کسی طرح سے میل ملاپ رکھیں اور ایک دوسرے سے سلوک و محبت کے ساتھ پیش آویں۔ افسوس برعکس اس کے آج کل مسلمانوں میں خوب ہی خیرخواہی و محبت کا سلسلہ جاری ہے کہ ذرا سا انکار قیام مولود پر وہابی لہابی و کفر کا فتوے اور آمین رفع الیدین پر مسجد سے اخراج انا للہ۔ ہاں ایک بات اور بھی نہایت ضروری معلوم ہوتی ہے سنو اوسکو بھی لگے ہاتھ صاف کئے دیتا ہوں۔ کہ شریعت میں نئی باتیں یا نیا کام تراش کر جیسا کہ بدعتیوں کا شیوہ ہے) اور اپنی طرف سے ثواب و عذاب مقرر کرنا کسی امتی کا منصب نہیں جب تک کسی کام کو قرآن و حدیث میں ثواب نہ بتلایا گیا ہو اوسکو ثواب سمجھنا صریح گمراہی ہے۔ لہذا دعوے کے ثبوت میں چند آیتیں اور حدیثیں پیش کی جاتی ہیں۔ جو سارے جھگڑوں کی بیخ کن ہے قال اللہ تبارک وتعالے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنے کہدو اے رسول۔ اگر تم اللہ کی رضامندی چاہتے ہو۔ تو میرے حکم پر چلو۔ اللہ تم سے راضی ہو جائے گا۔ اطاعت کرو اللہ کی اور اوس کے رسول کی۔ جو کوئی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کی تو اس نے اللہ کی تابعداری کی۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصا اللہ۔ من احدث فی امرنا ھذا لیس منہ فھو رد۔ یعنے جس نے میری تابعداری کی۔ تو اوس نے خدا کی تابعداری کی۔ اور جس نے میرا خلاف کیا۔ تو اوس نے خدا کا خلاف کیا۔ جو کوئی وہ کام کرے۔ کہ جس پر میرا حکم نہیں ہے۔ سو وہ کام مردود ہے۔

اب تو ہمارے حامیان مولود۔ محب رسول ﷺ کو اس آیت و حدیث سے عبرت پکڑنا چاہئے۔ ورنہ یہی سمجھا جائیگا کہ محب رسول اور قرآن و حدیث پر ایمان واقرار کا دعوے غلط۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

سپندار سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز درپے مصطفے

یعنے بغیر تابعداری سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز نجات نہ ہوگی۔ ما علینا الا البلاغ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

خاکسار خادم المسلمین عبد الصمد خاں عفی عنہ از سلطانپور

## چند سوالات جواب طلب علمائے مقلدین سے

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے تہتر فرقے ہونگے۔ اون میں ایک فرقہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اون کے یاروں کے طریق پر ہوگا ناجیہ یعنے دوزخ سے نجات پانے والا۔ اور باقی بہتر دوزخی ہیں

سوال اول۔ ان چار مذاہب مشہورہ میں فرقہ ناجیہ کونسا ہے۔ حنفی یا مالکی شافعی یا حنبلی۔

دوم۔ اگر کہئے کہ چاروں فرقہ ناجیہ ہیں۔ تو بڑے ادب کے ساتھ گذارش ہے۔ کہ حدیث شریف میں تو نہیں آیا۔ کہ اس امت کے چہتر فرقے ہونگے چار نجات پانے والے اور بہتر دوزخی بلکہ یوں آیا ہے کہ اس امت کے تہتر فرقے ہونگے۔ ایک ناجیہ بہتر دوزخی۔

سوم۔ اور اگر یہ کہئے۔ کہ یہ چاروں مذہب ایک ہی مذہب اور ایک ہی فرقہ ناجیہ ہے۔ تو البتہ یہ قول حدیث شریف کے مضمون کے موافق پڑے گا لیکن بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب یہ چاروں مذہب اہل سنت والجماعت کے ایک ہی مذہب اور فرقہ ناجیہ ہوا۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ایک مذہب میں ایک کام (مثلاً قرأت خلف الامام) فرض ہے دوسرے میں حرام۔ واللہ اعلم

خاکسار عبد الصمد خاں خریدار اہلحدیث ۲۵۲۵

**علم الفقہ**۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر عالمانہ بحث قیمت دو آنہ (دیکھو)

# عورتوں کا چوٹیوں میں موباف لگانا

(از مولوی محمد ابو طاہر صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ)

کیا فرماتے ہیں علمائے محققین و متبعان سنت سید المرسلین اس مسئلہ میں کہ اعاطہ بہار میں اکثر بلکہ کل عورتیں اپنے بالوں کو سوتی یا ریشمی یا اون کپڑہ کا ٹکڑہ (جسکو موباف کہتی ہیں) ملا کر چوٹیاں گوندھتی ہیں۔ یہ وصل منہی عنہ میں داخل ہے یا نہیں۔ اور یہ عورتیں حدیث واصلہ کی مصداق ٹھہریں گی یا نہیں بینوا توجروا۔ السائل ابو النصر بہاری

**الجواب**

صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بالوں میں کچھ ملا کر سوتی کپڑہ ہو یا ریشمی یا اونی یا کسی حیوان یا انسان کا بال ہو گوندھنا سخت ممنوع اور ناجائز وحرام اور باعث استحقاق لعنت ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ اس سے مسلمان عورتوں کو بہت پرہیز کرنا لازم اور ضروری ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ۔ ترجمہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے بال میں ملانے والی اور ملوانے والی۔ اور گودنا گودنے والی۔ اور گوندھوانے والی پر۔ اور اللہ تعالے قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ یعنے جو بات رسول خدا تم کو بتائیں۔ اوسکو اختیار کرو۔ اور جس کو منع فرمادیں۔ اوس سے باز رہو۔ دوسری روایت میں اسی صحیح مسلم کی صراحتہً موجود ہے۔ حدثنا الحسن بن علی الحلوانی و محمد بن رافع قالا نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول زجر النبی صلی

AsliAhleSunnet.com

اللہ علیہ وسلم ان تصل المرءۃ براسہا شیئا۔ یعنے ابو زبیر نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بیخ فرمائی ہے عورتوں کو اپنے سروں میں کچھ ملانے سے

علامہ نووی فرماتے ہیں۔ فقال مالک والطبری والاکثرون الوصل ممنوع بکل شیئ سواء وصلۃ بشعر او صوف او خرق واحتجوا بحدیث جابر الذی ذکرہ مسلم بعد ھذا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زجران تصل المرءۃ براسہا شیئا انتھی۔ یعنے امام مالک اور علامہ طبری اور اکثر علماء یہی کہتے ہیں۔ کہ بال میں ملانا ممنوع و ناجائز ہے۔ کوئی چیز ہو بال یا اون یا سوتی کپڑے اور انکی حجت جابرؓ کی حدیث ہے۔ جو اوپر گذر چکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ڈانٹا کہ کوئی چیز اپنے بال میں نہ ملائیں۔ پس احادیث صحیحہ اور اقوال علماء محققین سے ثابت ہوا کہ عورتوں کو سروں میں موباف لگانا ناجائز و ممنوع ہے۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب فقط

## مسلمان اور مسلمین

مکرمنا مخدومنا جناب مولانا و بالفضل اولانا مولوی ثناء اللہ صاحب دام ظلکم

بعد از سلام مسنون گذارش ہے کہ اہلحدیث مورخہ ۱۱- ذی قعدہ ۱۳۳۲ھ میں دو سوالات از جانب غازی محمود (دھرمپال) ہوئے ہیں اور آپنے اون کے جوابات بھی بندہ کو سبکدوش فرمادیا ہے۔ تاہم میرا عریضہ بھی درج اخبار فرماکر مشکور فرمادیں۔ کہ میرے دل کا عندیہ بھی معلوم ہو جاوے۔

جناب غازی محمود صاحب۔ السلام علیکم میرا اپنے سوالات میں قرآن الحکیم کی آیات پیش کرنا اور اپنے آپ کو مسلمین ثابت کرنا اور آخر میں اپنے آپ کو مسلمان کہلانا صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ میں نے مسلمان اور مسلمین کے لفظوں میں کوئی فرق خیال نہیں کیا۔ کیونکہ آج کل مسلمان کا لفظ ایسا عام ہے۔ کہ دنیا کی کل قومیں ہم کو اسی لفظ سے پکارتی ہیں۔ اور ہر اخبار اور ہر مضمون ہم کو اسی لفظ سے نامزد کرتا ہے۔ بلکہ ہر مجلس اور ہر تحریر مسلمان کا لفظ ہی اپنے میں لئے ہوئے ہے لہذا میں نے مسلمین اور مسلمان کے لفظوں کا خیال نہ کرکے ایسا لکھدیا۔ دراصل میرا مطلب اور مدعا مسلمین لفظ سے ہے۔ جو کہ خداوند تعالے نے قرآن مجید میں بار بار ہم کو تلقین کیا ہے۔ لہذا میرے مضمون کے لفظ مسلمان کو مسلمین ہی خیال فرماویں۔ احقر العباد غلام حسین کلرک محکمہ نہر

## بغیر مذہب کے چارہ نہیں ×

دنیا میں تین چیزیں ایسی ہیں جن پر بلا دخل عقل سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ ایک نہایت باریک مسئلہ ہے۔ اور میں جہانتک خیال کرتا ہوں علماء نے اس اہم مسئلہ پر کبھی عقل سے کام نہیں لیا۔ ناظرین۔ ہر شخص بلا امتیاز قوم و ملت اس بات پر مجبور ہے۔ کہ وہ۔ رسم و رواج۔ حکومت۔ مذہب۔ کے زیر اثر رہے۔ رسم و رواج کا تعلق ایک خاندان یا کسی خاص ملک یا قریہ سے ہوتا ہے۔ اور اس کا وجود اگر بعض افراد میں پایا جاتا ہے تو بعض سے مفقود ہوتا ہے اس کی حیثیت ہی رفتہ رفتہ ترقی کرکے مذہب کے پہلو بہ پہلو ہو جاتی ہے۔ اور ہر شخص اسکو مذہب میں داخل کرنے لگتا ہے

رسم و رواج اور مذہب میں فرق یہ ہے۔ کہ رسم و رواج کا تعلق ایک ملک یا ایک خاندان سے مختلف اشکال سے پایا جاتا ہے۔ جیسے کہ ہندو کے تو تین فرقے ہندو کے ہر خاندان سے علیحدہ علیحدہ متعلق ہیں اور یہ عادات مذہبی حیثیت سے ہندو میں قائم کرلئے گئے ہیں۔ اور اونکو مذہب قرار دیا گیا ہے۔ اب قبل اس کے کہ میں اصل نتیجہ پر آپ کو پہنچاؤں۔ اسقدر عرض کردینا مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مقام پر اسلام نے جو عقلی طور پر ایک حکم نافذ کردیا ہے۔ اوس کے مصالح کو مسلمانوں نے نہیں سمجھا۔ اور انہیں خبر نہیں ہے کہ اسلام نے ان عادات و اختراعات کے متعلق کیا حکم دیا۔ اور اس حکم کا کیا منشاء تھا۔ اور ان احکام سے کہانتک فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اسلام نے علانیہ یہ حکم شایع کردیا کہ جو رسم و عادت بحیثیت مذہب کے ادا کی جائے اور یہ سمجھا جاوے۔ کہ اسکا التزام ایسا لابد ہے جیسے مذہب اور اسکے ترک پر قدرتی تفرقات مترتب ہونے لگیں گے۔ وہ بدعت کی تعریف میں داخل ہے اور بدعت وہ اختراع ہے جو مذہبی اصول و فروع سے خارج ہو۔ اور بدعت کا نتیجہ سزائے جہنم ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ اس حکم کا منشاء یہی تہا۔ کہ آئے دن مسلمانوں کے جتھے میں ایک نئی رسم پیدا نہ ہو۔ اور عادتاً خاندان کے درمیان اختلاف رسم و عادت کی وجہ سے کوئی منافی باہمی پیدا نہ ہونے پائے۔ اور ظاہر ہے کہ ایک نئی بات جو اختیار کی جائیگی اوسکو دوسرا خاندان اپنے خیال و زعم کی وجہ سے ناقابل تسلیم سمجھے گا اور جب اسمیں شرکت نہ ہوگی۔ تو لامحالہ نا اتفاقی کے اسباب پیدا ہونگے۔ جیسے کہ ایک گروہ ہے کہ ایک شادی میں سہرا باندھنے۔ بی بی کی صحنک کرنے۔ محرم کے طرح طرح کے رسوم ادا کرنے پر قائم ہے۔ اور دوسرا گروہ کہ بحیثیت مذہب کے یا بحیثیت عقل کے قابل لغو نہیں سمجھتا ہے۔ اور اسی طریقہ سے آپس کی سب و شتم اور آپس کی رنجش ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ ان اختراعات میں پابندی اور ترقی کیوجہ سے بعض رسوم کے ترک کرنے کو اپنی اولاد و احفاد۔ مال و متاع کے حق میں باعث وبال و نحوست خیال کیا جاتا ہے۔ جہاں تکلف کے ساتھ عرسیات منائے جاتے ہیں۔ اور بالکل خلاف اصول ایصال ثواب و طعام طعام وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ وہاں کسی سال کے ترک ہونے پر یہ یقینا سمجھا جاتا ہے کہ اس دفعہ کی منت نہ اترنے سے اولاد تباہ ہوگی۔ فقر و فاقہ کی نوبت پہنچیگی۔ یہ ایک ایسا لغو خیال ہے۔ جو خدائی قدرتوں اور اوسکے جبروت و حکومت کے انکار پر یک گونہ مجبور کرتا ہے۔ خدا کے حسن اوصاف کمالیہ تکوین۔ تخلیق۔ ترزیق وغیرہ کے جتانے

× از مولوی ابو نعیم عبد العظیم صاحب حیدرآبادی

AsliAhleSunnet.com

## بقیہ صفحہ ۷ کالم ۲

درست کرنے کے لئے تمام چیزوں کو ترک کیا ہے۔ اسواسطے اوسکو ابن وقت کہتے ہیں۔ جو بمرتبۂ انتہائی بوجہ خاص قرب الٰہی کے ابوالوقت ہوجاتا ہے۔ کہ اسی کی جنبش لب اُسی کی خواہش کے مطابق واشارۂ چشم کے مطابق زمانہ چلنے لگتا ہے۔ اُس کو زمانہ کچھ الٹ پلٹ نہیں کرسکتا بلکہ وہ زمانہ کو الٹ پلٹ سکتا ہے۔ قیامت ڈھا سکتا ہے۔ سورج۔ چاند زمین۔ آسمان کو ایک سانس یا ایک پھونک میں گرد برد کرسکتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کی شان میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون

اور یہ بھی فرق ہے کہ اگر فقیر نے ترک کو اختیار کیا ہے۔ اور نعمت فقر حاصل کرنے کا ارادہ ہو تو صوفی کے پاس یہ اختیار و ارادہ بھی علت ہے۔ کیونکہ صوفی ارادۂ الٰہی سے قائم فی الاشیاء ہے۔ نہ اپنے ارادے سے۔ تو اب اُس کو نہ فقر میں فضیلت معلوم ہوتی ہے نہ تونگری میں۔ بلکہ فضیلت اُسی میں ہے جسکو اختیار کرنے کا اللہ سے حکم ملتا ہے۔ اور کبھی حکم سے آسودگی اختیار کرتا ہے اور اُسی میں فضیلت سمجھتا ہے۔ جو فقر کے خلاف ہے۔ لیکن یہ ہر ایک کا قصہ نہیں۔ صادقین کو یہ مرتبہ ملتا ہے۔ جنکو حکم الٰہی کا علم قوی اور محکم ہوتا ہے۔ ورنہ یہاں پاؤں بڑوں بڑوں کے پھسلتے ہیں۔ لوگ لغزش میں آگئے۔ کوئی زندقہ میں مبتلا ہوجاتا ہے کوئی حلول میں اور کوئی محو کو عینی سمجھکر نفس الامر میں محو ہوگیا ہے اسلئے الحاد و زندقہ میں مبتلا ہوا ہے حالانکہ محو محض نظری ہے یعنی تعین سالک کا اُس سے نظری طور پر مرتفع ہوتا ہے اور صاف زندقہ والحاد سے بچکر نکل جاتا ہے۔ جو لوگ زندقہ میں محو ہوگئے ہیں اور اُسکو قیامت کبرےٰ خیال کیا ہے اور حشر و نشر و حساب کتاب میزان و صراط سے انکار کیا ہے۔ یہ اون کی نابینائی و کمی علم و کمی ایمان سے ہے۔ اور ان کے فنا کا نقص ہے رجوع بوحدت ہو۔ اگر کسی نے رجوع بوحدت پس از موت خیال کیا ہے تو کافر و زندیق ہے کہ عذاب اُخروی سے انکار رکھتا ہے کہ دعوےٰ حضرات انبیاء علیہم السلام باطل ہوا جاتا ہے اور یہ کفر ہے اگر کچھ بھی بصارت ہو تو آئینہ سامنے رکھ کے اپنی تمثیلا اوس میں دیکھکر ظہور حق متجلی کو مبد تجلی الہ میں اُسی طرح خیال کرسکتے ہیں کہ جسطرح اون کی صورت آئینے میں متجلی ہوتی ہے کہ نہ تو اتحاد لازم آتا ہے نہ حلول ؎

فالعین واحدۃ والحکم مختلف
وذاک سر لاہل العلم ینکشف

اور یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ فقر تصوف کی اساس و بنیاد ہے۔ یعنی تصوف کے مرتبہ کو پہنچنا ہو تو پہلے فقر کو اختیار کرنا ضرور ہے۔ اور یہ بات نہیں ہے کہ وجود تصوف کو وجود فقر لازمی ہے یعنی جو صوفی ہو وہ فقیر بھی ہو بلکہ فقیری طریق تصوف ہے۔

**اہلحدیث**:۔ ہم نے اس مضمون کو اس لئے نقل کیا ہے تاکہ فریقین (قائلین اور منکرین تصوف) میں مصالحت کرادیں اور دونوں کو افراط و تفریط سے بچانے کی کوشش کریں۔ منکرین تصوف کی بڑی وجہ انکار یہ ہے کہ اس کا ثبوت زمانہ رسالت اور خلافت میں نہیں ملتا۔ نیز متصوفین میں بہت سی بدعات ہیں جو صریح مخالف شرع ہیں۔ یہ وجہ معقول ہے مگر ان اقوال میں جو تصوف کی تعریف کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصوف ہی اصل مقصود اسلام ہے اور یہ دراصل آیت وتبتل الیہ تبتیلا کی عملی تفسیر ہے۔ گو نام اسکا جدید مگر کام اس کا قدیم ہے لیکن جو رسوم اور بدعات زمانہ حال کے صوفیوں میں مروج ہیں وہ اسی قسم کی ہیں جو خود علماء ظاہری میں بھی رواج پذیر ہیں۔ ایک شخص سنی مسلمان بلکہ مجدد مائتہ حاضرہ کہلا کر بھی ایسی بدعات کا قائل اور فاعل ہوتا ہے کہ صوفی کیا ہوگا۔ تو کیا اس خلط بدعت سے سنی مذہب صحیح اور غلط ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ سنت چیزے دیگر ست و بدعت چیزے دیگر اسی طرح تصوف کی ماہیت تو صرف تبتل الے اللہ (خدا کا ہو رہنا ہے) جس کے درجے مختلف ہیں۔ رہی بدعات سو فاعل اس کا ذمہ وار ہے تصوف کو اس سے تعلق نہیں۔

ہاں صوفیوں کے اشغال وغیرہ بھی تصوف کی ذات اور ماہیت میں داخل نہیں وہ بھی طریق تعلیم کی طرح مختلف ہیں۔ کوئی آسان اور سہل الوصول ہیں کوئی مشکل اور عسیر الحصول پنجاب میں علم صرف نحو کی تحصیل میں بہت وقت لگتا ہے کیونکہ بڑی محنت اور تنگی سے پڑھتے ہیں۔ ہندوستان میں اتنی دیر نہیں لگتی کتابوں کا بھی اختلاف ہے مگر اصل مقصود (تعلیم دینیات) میں اختلاف نہیں۔ اسی طرح علم تصوف کو سمجھنا چاہیئے۔ واللہ اعلم۔

# مفقود الخبر اور نیوگ

ناظرین! سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے جو نئے مسئلے ہندو دھرم کے خلاف جاری کئے اُن میں سے ایک نیوگ بھی ہے سردست ہم کو اس سے بحث نہیں کہ سوامی دیانند نیوگ کو ایک ویدک دھرمی مسئلہ ثابت کرنے میں حق بجانب ہے یا کیا لیکن اتنا کہنے سے ہم کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی کہ سوامی دیانند کا مجوزہ نیوگ نہایت گھناؤنا فعل ہے جسکے کرنے کی کسی باشرم انسان سے توقع نہیں ہوسکتی یہی وجہ ہے کہ آجتک باوجود سوامی جی کے فاص پیان احکم کے ہمارے آریہ دوست اس سے محترز رہے ہیں گو زبانی دعوے اس کے خلاف ہیں۔ علاوہ ازیں نیوگ کے قواعد ناکمل بھی ہیں۔ مثلاً مفقود الخبر کی زوجہ کو لیجئے۔ اسکے واسطے کچھ حکم نہیں کہ وہ کسقدر انتظار کرنے کے بعد نیوگ کرلے۔ ایسے ہی مفقود الخبر کیلئے بھی کوئی ہدایت نہیں پائی جاتی کہ وہ ایسی حالت میں نیوگ کو اپنے حق میں جائز قرار دے سکتا ہے یا نہیں۔ دوسری شادی تو کر نہیں سکتا کیونکہ سوامی جی تعدد ازواج کے خلاف ہیں۔ آریہ سماجی سوچکر جواب دیں کہ سوامی جی نے ایسی صورت میں ان دونوں (خاوند و بیوی) کا کیا علاج بتلایا ہے۔ (آریہ سماج کا سیوک...)

AsliAhleSunnet.com

# فتاوے

**اطلاع:۔** گذشتہ سال کل فتوے جو اخبار میں شائع ہوئے (۲۱۸) تھے قلمی بھی قریب قریب اسی کے یا کچھ زیادہ۔ مگر ان میں بہت سے اصحاب ایسے بھی ہیں جو باوجود اعلان جاننے کے غریب فنڈ کی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ اس فنڈ سے سینکڑوں غربا کو فائدہ ہو چکا ہے۔ اسلئے احباب سائلین فتوے کو چاہیئے کہ فی سوال ۳ پائی غریب فنڈ کے لئے بھیجا کریں۔ قلمی کے لئے فی سوال ۶ پائی۔ فرائض (تقسیم وراثت) کیلئے فی بطن (درجہ) ۲ ؏ تاکہ اونکی طرف سے یہ سلسلہ خیرات جاری رہے (اڈیٹر)

**سوال نمبر ۱:۔** جو عورت حاملہ ہووے اور کوئی قاضی اسکا نکاح کردیوے حالانکہ اوسکو خبر بھی دیجاوے کہ یہ عورت حمل میں ہے پھر بھی اس بات کا خیال نہ کرے اور اوسکو خبر بھی کیجائے کہ اللہ تعالےٰ کا یہ حکم نہیں۔ وہ شخص اس بات پر کوئی غور نہ کرے اور عقد کردیوے اس پر کیا حکم چاہیئے۔ ایسا کرنا جائز ہے یا گناہ ہوتا ہے (نور محمد ننگل گورد ضلع امرتسر)

**جواب نمبر ۱:۔** حاملہ عورت کا نکاح کرنا بحکم قرآن شریف ناجائز ہے۔ نکاح خواں قاضی کی بابت کوئی فتویٰ نہیں دیا جاسکتا جبتک اوسکا حال اور نیت معلوم نہ ہو۔ کہ اس نے بیخبری میں ایسا کیا یا انکار شریعت سے کیا۔ بہر حال نکاح ناجائز ہے۔

**س نمبر ۲۔** اگر ایک لڑکی کا رشتہ عرصہ دراز سے کیا ہوا ہے اور لڑکے والے نے لڑکی کو کچھ زیورات پارچات بھی پہنائے جو کہ عید کو مسلمانوں کے دستور ہوتا ہے۔ اور اب لڑکی والا کچھ خفا ہو گیا ہے اور رشتہ دوسری جگہ کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ کسی دوسری جگہ نکاح کردے تو اہلحدیث کے نزدیک جائز ہے یا نہیں۔

**ج نمبر ۲۔** صورت مرقومہ میں نکاح نہیں وعدہ ہے۔ لڑکی کا ولی اگر کوئی خرابی دیکھے تو وعدہ فسخ کرسکتا ہے۔ لہذا نکاح دوسری جگہ جائز ہے۔

**س نمبر ۳۔** جس تجارت یا کاروبار کے روپیہ کو حرام کہا جاتا ہے وہ روپیہ مسجد میں لگایا جائے تو منسع ہو سکتا ہے یا نہیں (عبد الرحمن خریدار نمبر ۳۰۵۳۔ ذبگال)

**ج نمبر ۳۔** حرام روپیہ کسی خیرات میں نہیں لگ سکتا نہ قبول ہوتا ہے نہ اوسکا ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب اللہ پاک ہے اور پاک کمائی کو قبول کرتا ہے۔

**س نمبر ۴۔** انگریزی دوا پینا یعنی ڈاکٹری دوا پینا جائز ہو سکتا ہے کہ نہیں (")

**ج نمبر ۴۔** جو دوا نشہ آور ہو وہ نہ پینی چاہیئے خواہ اوسکا ایک ہی قطرہ پلایا جائے۔ بموجب حدیث شریف حرام ہے۔ ؏ داخل غریب فنڈ

**س نمبر ۵۔** جو شخص بوقت کلام اباؤ اجداد کے حق میں لفظ بہشتی کا کہے کہ میرے والد ماجد بہشتی نے اسی طرح فرمایا تھا کیا یہ شخص گنہگار ہوتا ہے یا نہ۔ اگر عدم جواز ہو تو دلیل نقلی کتب احادیث یا فقہ سے تحریر فرمائی جاوے (خاکسار محمد۔ امام مسجد اہلحدیث ڈیرہ غازیخان)

**ج نمبر ۵۔** بہشتی کہنے والے کی مراد اپنی تمنا اور آرزو ہوتی ہے یعنی خدا اوسکو بہشتی کرے اوسکے بہشتی ہونے کی خبر دینی مقصود نہیں بلکہ بہشتی کا لفظ ”مرحوم“ کے لفظ کی طرح ہے۔ یعنی دلی آرزو کا اظہار ہے کہ خدا اوسپر رحم کرے اور اوسکو بہشت میں داخل کرے لہذا جائز ہے جیسا کہ مرحوم کہنا جائز ہے۔

**س نمبر ۶۔** جو عورت کہ حالت حمل میں مرجاتی ہے اوسکا حشر کس طرح ہوگا۔ آیا باحمل اوٹھیگی یا نہ۔ بر تقدیر ثانی اوس کا حمل کہاں جائیگا۔ مدلل تحریر فرماویں۔ (حاجی اصغر علی خریدار نمبر ۳۰۸۳۔ از بار دونہ)

**ج نمبر ۶۔** حاملہ عورت بے حمل اٹھیگی۔ قیامت کے دن کی تو ہولناک حالت یہ بتلائی گئی ہے وتضع **کل ذات حمل حملھا** اوس روز تو حاملہ اپنا حمل بھی گرادیگی۔ غرضیکہ اوس روز حاملہ کا باحمل اوٹھنا ثابت نہیں۔ یہ سوال کہ اوسکا حمل کہاں جاویگا اسکا جواب یہ ہے کہ قبر میں فنا ہو جائیگا۔

**س نمبر ۷۔** زید نے مغرب کی جماعت کرائی جب تیسری رکعت ختم ہو چکی تو سلام سے پہلے عمرو بھی نماز میں تشہد کی حالت میں شامل ہوا۔ بعد سلام کے عمرو اپنی تین رکعت پوری کرتا ہے مگر عمرو کی سلام سے پہلے چند اشخاص آئے۔ عمرو کو جب معلوم ہوا تو قرأت بلند آواز سے پڑھنی شروع کردی۔ مذکورہ اشخاص شامل ہو گئے نماز باجماعت پوری کرلی۔ بعد میں زید کے ہمراہیوں نے کہا ایسی جماعت کسی کتاب میں نہیں ملتی محض خواہش نفسانی ہے۔ البتہ عمرو کی اقتدا نہ کرتے علیحدہ دوسری جماعت کراتے تو جائز تھا۔ زید کی اقتدا پر عمرو جماعت نہیں کرا سکتا۔ عمرو کے ہمراہی اور عمرو مذکورہ جماعت جائز جانتے ہیں۔ آپس میں بحث تکرار ہوتا ہے بلکہ فساد کا خوف ہے۔ برائے مہربانی جواب معہ الفاظ حدیث و ترجمہ کے تحریر فرمادیں (ابو الرجاء خریدار اہلحدیث نمبر ۲۶۴۲)

**ج نمبر ۷۔** اس مسئلہ میں اختلاف ہے حنفیہ مانع ہیں۔ شافعیہ قائل ہیں۔ دلیل اونکی کوئی صریح حدیث تو نہیں قیاس ہے کہ مسبوق اپنی بقیہ نماز میں مستقل ہے اسی لئے اوس کی بھول پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ حنفیہ جو مانع قرأت خلف الامام ہیں وہ بھی مسبوق کو قرأت پڑھنے کا حکم دینے میں اس کا نتیجہ ہے کہ مسبوق کی بقیہ نماز میں اقتدا جائز ہے۔

**عجیب شرط** سائل مذکور لکھتا ہے کہ ۲۳ اکتوبر کے پرچہ میں جواب لکھا جائے کیونکہ فریقین ۲۳ تک راضی ہیں ورنہ فساد ہوگا۔ مقام غور ہے کہ اس قسم کی شروط ایک مذہبی مسئلہ کی تحقیق پر کیسی بیہودہ ہیں۔ اول یہ کہ مذہبی مسائل کی تحقیق کسی زمانہ سے مخصوص یا محدود کرنی جائز نہیں۔ دوم مجیب کو کوئی امر مانع ہو۔ چنانچہ میں کئی روز سفر میں رہا۔ آج (۴ نومبر کو) یہ خط دیکھا تو جواب دیا گیا۔

بعض احباب جلدی میں اس قسم کی شروط باندھ کر ہم پر ناواجب دباؤ ڈالا کرتے ہیں۔ اون احباب کو ایسا کرنے سے پہلے مذکورہ بالا امور پر غور کر لینا چاہیئے۔

**س نمبر ۸۔** نماز جنازہ میں امام سریہ اور علانیہ پڑھ سکتا ہے اور کیا فاتحہ پڑھ سکتا ہے۔ (احمد الغنی از ملوم)

**ج نمبر ۸۔** ابن عباس سے روایت ہے کہ اونہوں نے ایکدفعہ بلند آواز سے فاتحہ پڑھکر فرمایا اس لئے پڑھی ہے تم جان لو کہ سنت ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل قرأت مخفی ہے لیکن کوئی صاحب فاتحہ کو بلند بھی پڑھ لے تو اجر ہے۔

AsliAhleSunnet.com

## متفرقات

**محمدیہ کمپنی** کی بابت گذشتہ پرچہ میں جو اعلان کیا گیا تھا۔ کہ فی الحال موجودہ رقم کو فی روپیہ ۱۲ آنے کے حساب سے تقسیم کرنا تجویز ہوا ہے اوس کے مطابق تقسیم شروع ہے۔ جو صاحب اطلاع دینگے۔ اون کا حصہ بھیجا جائیگا۔ بقایا کے لئے کوشش جاری ہے۔ خدا سے امید ہے ملجائیگا

**امرتسر میں ایک فوجداری مقدمہ** جو بنام محمد یعقوب عطار ساکن قلعہ بھنگیاں ہو رہا ہے۔ اسکی بابت میں اعلان کرتا ہوں کہ اس مقدمہ میں میرا کوئی تعلق تائید یا تردید نہیں ہے۔ نہ مجھے اس کی اصلیت کا علم ہے۔ نہ میں اس کے کسی مشورہ میں شریک یا دخیل ہوں۔ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے مجھے اس میں شریک جانے گا۔ وہ بدگمانی کا مرتکب ہو کر عنداللہ ماخوذ ہوگا۔ (ابوالوفا)

**استادی کا دعوے** مولوی عبدالرحیم صاحب جہلم والوں نے لکھا۔ کہ مولوی ابو محمد میاں ثناء اللہ شاگرد ہے علم عربی سے بے علم ہے۔ اور بہت سی توہینی باتیں لکھی ہیں۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ مولوی عبدالرحیم مع اپنے حمایتیوں کے مجلس عام میں مولوی ابو محمد اہلحدیث سے گفتگو کر لیں۔ یہ مجلس مقامات شنگھ بی۔ چوٹالہ۔ چکری۔ جہلم۔ دارا پور وغیرہ میں سے جہاں چاہیں کر سکتے ہیں۔ اڈیٹر صاحب سراج الاخبار جہلم کو بھی بلا سکتے ہیں۔ (خاکسار عبدالعزیز ملازم ڈاکخانہ سوہارہ ضلع جہلم)

**آریوں اور سکھوں کا مقدمہ** جو پٹیالہ میں سکھوں اور آریوں کا مقدمہ بابت کتاب خالصہ پنتھ کی حقیقت ابھی چل رہا ہے۔ تواریخ ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر خاص گواہان پیشتانہ پر جرح کرنے کے مقرر تھیں جن کو آریوں نے بہت کم سمجھا کیونکہ گواہ ہیں۔ اور جرح بہت زیادہ ہے (مرزا صاحب قادیانی کے مقدمہ میں ہمارا تجربہ ہے کہ اس قسم کے مقدمات میں جتنی چاہیں طوالت دے سکتے ہیں۔ اور اگر مطلب کی بات پر تنقید کریں تو تھوڑے وقت میں بھی ہو سکتی ہے

**اہلحدیث میں نعتیہ اشعار** ایک کالم نعتیہ اشعار کا رکھا جائے تو بہتر ہوگا جس سے اخبار کو رونق ہوگی۔ (محمد منظور الکریم صدیقی سب انسپکٹر خزیلات ۲۷ ستمبر)

**اڈیٹر:**۔ آداب شرع کو ملحوظ رکھکر شعراء اپنا کلام بھیجا کریں۔ تو چھپ جایا کرے گا۔ انشاء اللہ

**جنازہ غائب اور دعاء مغفرت** میری اہلیہ بہت عرصہ کی بیماری سے ۱۶ اکتوبر کو فوت ہو گئی

اناللہ (احمد اللہ از فرحت پور ضلع سارن)

میرا بھائی وزیر علی دار دنیا سے دار بقا کو انتقال کر گیا۔ اناللہ۔ (بشیر الدین موضع بھوگاؤں ضلع دیناجپور)

ہمارا ایک عزیز حافظ عبدالواحد تاجر پشمینہ امرتسر انتقال کر گیا۔ (ابوالوفا)

ناظرین سے درخواست ہے کہ تینوں مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔

اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

**مولانا شاہ عین الحق صاحب** سابق سجادہ نشین پھلواری کو پہلے ایک دفعہ فالج ہو کر صحت ہوئی۔ اب پھر فالج پڑنے کی خبر داناپور میں پہنچی تھی۔ ناظرین سے درخواست ہے۔ کہ بخلوص قلب جناب ممدوح کے لئے صحت کی دعا کریں۔ اللھم اشفہ بشفائک وداوہ بدوائک وعافہ بفضلک

## اشتہارات تعزیہ

مثل سابق اس سال بھی اشتہارات تعزیہ دفتر اہلحدیث سے شایع ہونگے۔ جو صاحب چاہیں۔ منگالیں۔ قیمت فی سیکڑہ ۸ محصول علاوہ۔ ہر مقام میں ان اشتہارات کا تقسیم و چسپاں ہونا ثواب کا موجب ہے (مینجر)

## اہلحدیث کانفرنس کی رپورٹ

بعض پیش آمدہ وجوہات سے رپورٹ کی طیاری میں دیر ہوئی۔ تاہم بھی خواہان کانفرنس کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کاتب بلا رپورٹ لکھ رہا ہے جلدی شایع ہوگی۔ انشاء اللہ

## مولوی ظفر علی خاں صاحب

### اڈیٹر زمیندار لاہور

کو گورنمنٹ نے کسی مصلحت سے اپنے موضع کرم آباد متصل وزیر آباد میں نظر بند کر کے تقریر و تحریر سے روک دیا۔ ملکی اخباروں نے گورنمنٹ کو اسپر توجہ دلائی ہے۔ اہلحدیث اپنے ناظرین کے ہمراہ رب العلمین مقلب القلوب کی سرکار میں دعا کرتا ہے۔ کہ وہ احکم الحاکمین مولوی صاحب کی رہائی کے لئے کوئی صورت پیدا کرے۔ یا مصرف القلوب صرف قلوب حکامنا الینا وثبت اقدامنا وانصرنا یا خیر الناصرین

**استفسار طبی** کوئی صاحب ڈاکٹر ہوں یا حکیم، اس مرض کا جواب عنایت فرما کر مشکور فرما دیں۔ کہ میرے سارے بدن میں (علاوہ ٹانگ وغیرہ کے) کھجلی کے طور پر کچھ کلکلی ہوتی ہے جب اسکو کھجلاتا ہوں۔ تو بدن سے خصوصاً پیٹ کے چمڑہ سے کے طور پر چھلکا گرتا ہے جس کے سبب سے ایک طور سے بدن پر داغ پڑجاتا ہے۔ اور سفید سفید داغ بھی ہیں۔ گردن سے لیکر پیٹ و پیٹھ و دونوں ہاتھ وغیرہ سب کا ایسا ہی حال ہے۔ برائے مہربانی کوئی صاحب علاج بتادیں (خاکسار قیصر بنجابی خریدار اخبار ۱۹۱۵ از بنارس)

**کتابوں کی قیمت میں انتہائی بے نظیر رعایت** اخبار اہلحدیث ۱۴ اگست میں سترہ روپیہ کا اشتہار بعائیتی قیمت کتب مجلد اور غیر مجلد کا شایع ہوا تھا اس میں کچھ کتب بعض فروخت ہو چکی ہیں اب اور زیادہ تخفیف کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اوس اشتہار میں جو کتب درج ہوئی ہیں جو مجلد ہیں ان کی قیمت میں بجائے دو آنہ فی روپیہ تخفیف کے چار آنہ فی روپیہ تخفیف ہوگی۔ اور جو غیر مجلد ہیں ان کی قیمت بجائے ایک تہائی کے صرف دو تہائی قیمت لیجائیگی محصول بصورت ذمہ خریدار۔ یہ رعایت ۱۵ ذی الحجہ مطابق ۱۹ نومبر تک رہے گی۔ اس کے بعد جو فرمائش آویگی

AsliAhleSunnet.com

# انتخاب الاخبار

## بحری کارزار

جرمنی کی چار تباہ کن کشتیاں جو ساحل ہالینڈ کے پاس غرق ہوئیں۔ ان کے نام ایس ۱۱۵-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹ ہیں

جرمن کروزر ایمڈن نے پھر نمودار ہو کر پانچ تجارتی جہازوں کو غرق کر کے کوئلے کے دو جہازوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

کہتے ہیں کہ اگر ایمڈن کو یہ کوئلے کے جہاز نہ ملجاتے تو وہ کسی غیر جانبدار بندر میں داخل ہو کر گرفتار ہو جاتا۔ کیونکہ اس کے پاس کوئلہ بالکل ختم ہو چکا تھا۔

اب ان دونوں جہازوں کے ملجانے سے اس کے پاس سال بھر کا کوئلہ جمع ہو گیا ہے

اس تاخت میں غرق شدہ جہازوں کے نام یہ ہیں چکانہ۔ بینمو۔ ٹرائلس۔ سیٹی ریول۔ اور کلن گرینٹ

گرفتار شدہ جہازوں کے نام اکسفورڈ اور بلوساک ہیں

کل جہاز جو ایمڈن نے آج تک غرق یا گرفتار کئے ہیں۔ ان کی تعداد ۱۷ ہے۔ اور قیمت کا اندازہ ۳۰ کروڑ روپے کیا جاتا ہے۔

ایمڈن نے ان ساتوں جہازوں کے سواروں کو سٹیر اگنٹ پر سوار کر کے ساحل پر بھیجدیا۔

ان غرق شدہ جہازوں میں سے ایک کے کپتان نے بیان کیا ہے۔ کہ ان غرق شدہ جہازات میں سے ایک میں ایسا قیمتی مال تھا جس کی قیمت ۲ کروڑ روپیہ سے کم نہ ہوگی۔

ایک جرمن جنگی جہاز کالسروہے نے افریقہ کے جنوب میں متحدہ سلطنتوں کے ۱۳ تجارتی جہاز غرق کر دیئے

امارت بحریہ انگلستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس وقت مختلف سمندروں میں جرمنی کے ۹ جنگی جہازات پھر رہے ہیں جن کے تعاقب میں متحدہ سلطنتوں کے ۷۰ جنگی جہاز بھیجے ہوئے ہیں

ایک انگریزی زیر آب چلنے والی کشتی گم ہو گئی ہے جرمنی کی خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اسکو غرق کر دیا ہے

ایمڈن نے اور دو جنگی جہاز ایک روسی کروزر ژمچگ اور ایک فرانسیسی تارپیڈو غرق کر دیئے۔

تجارتی جہاز مانچسٹر کامرس آئرلینڈ کے شمال مغربی ساحل پر بحری سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا

ٹوکیو کا ایک تار مظہر ہے کہ جاپانی جنگی جہاز تکاچیہو خلیج کیاچو میں ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا جس کے سوار بھی جو تعداد میں ۲۷۴ تھے غرق ہو گئے

سانگھئی کا تار مظہر ہے۔ کہ دو آسٹریائی آبدوز کشتیوں نے فرانسیسی بیڑے پر حملہ کیا جن میں سے ایک نے فرانسیسی جنگی جہاز بولڈ لک کسی کو غرق کر دیا۔

ایک جرمن تباہ کن کشتی تاریکی شب میں جاپانی بیڑے کی نظر بچا کر کیاچو سے بھاگ نکلی تھی لیکن کیاچو سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر ساحل پر چڑھی ہوئی پائی گئی۔

ٹوکیو میں سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ جاپانی صیغہ بحر نے مارشل اور جزائر کیرولائن پر قبضہ کر لیا ہے

## بری میدان جنگ

جرمن افسر انگلستان پر حملہ کرنے کی لاف زنی کر رہے ہیں

کینیڈا نے ۳۰ ہزار سپاہ میدان جنگ میں بھیجی ہے

ساحل بلجیم کی لڑائیوں میں انگریزی جنگی جہازوں نے متحدہ افواج کی مدد کی۔ اور جرمنوں کو سخت نقصان پہنچایا

کہتے ہیں۔ کہ قیصر جرمن غیر جانبدار سلطنتوں سے دریافت کر رہا ہے۔ کہ آیا وہ اسے شاہ بلجیم تسلیم کرنے پر آمادہ ہیں یا نہیں۔

گذشتہ پندرہ روز کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن پیچھے ہٹ رہے ہیں اور متحدہ افواج ان کو دباتے چلی آتی ہیں۔ اور ان لڑائیوں میں جرمنوں کا کئی لاکھ آدمیوں کا نقصان ہوا ہے

جرمن شہزادہ میکسملین آف ہیسی جنگ میں زخمی ہو گیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انگریزی ہلکے کروزر فورسائٹ نے نیوپورٹ کے جرمن مورچوں پر گولہ باری کرتے ہوئے جرمن جنرل فان ٹرپ اور اس کے سارے سٹاف کو ہلاک کر دیا۔

روسی اعلان کرتے ہیں۔ کہ جرمن ان کے سامنے سے پسپا ہو رہے ہیں اور انہوں نے کئی ایک مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن سپاہ نے روسی علاقہ پولینڈ کے دارالخلافہ وارسا پر قبضہ کر لیا ہے۔

انگریزی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ جرمنی نے اپنی رعایا کی بددلی کو دور کرنے کے لئے وارسا کی تسخیر کی جھوٹی خبر شائع کی ہے۔

اٹلی کا اخبار ٹریبیونا لکھتا ہے۔ کہ سروی اور مانٹی نیگرو کی سپاہ نے سراجیوو کے تمام بڑے بڑے قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

سرویہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ بلغراد اب بالکل محفوظ ہے۔

ہندوستانی افواج نے تازہ لڑائیوں میں جو بہادری دکھائی ہے اسکی تمام فرانس و انگلستان میں تعریف ہو رہی ہے

ایک حملہ میں ہندوستانی رسالہ نے عین وقت پر انگریزی فوج کو بچا لیا۔

جرمنی رسالہ قوت سے بڑھا چلا آ رہا تھا۔ کہ ہندوستانی رسالہ بڑی چالاکی سے ان میں گھس گیا۔ اور جرمنوں کو ککڑی کی طرح کاٹنا شروع کیا۔ یہ دیکھ کر جرمن بدحواس ہو کر بھاگ نکلے۔ رسالہ نے ان کا تعاقب کر کے انہیں ہر چہل سے ہی ایک میل پرے تک بھگا دیا تھا خوب۔ واپس آنے کا حکم ملا۔ تو پیچھے ہٹ آیا۔ انگریزی فوج نے ہندوستانی رسالہ کی اس بہادری پر نعرہ ہائے مسرت بلند کئے

دول متحدہ کے سفراء متعینہ قسطنطنیہ نے باب عالی سے درخواست کی تھی کہ گوبین اور بریسلا کے جرمن افسروں کو موقوف کر دیا جائے۔ باب عالی نے اس سے صاف انکار کر دیا

باب عالی نے اپنے ممالک میں غیر سلطنتوں کی عدالتیں اور ڈاکخانے بند کر دیئے ہیں

یونان نے ایپیرس واقعہ البانیہ میں اپنی فوجیں امن قائم کرنے کے بہانہ سے بھیجدی ہیں

اٹلی نے بھی ساحل البانیہ پر اپنے جنگی جہاز متعین کر رکھے ہیں۔ اور ولونا میں بھی کچھ سپاہ اتاری ہے

جرمن اسٹاف تمام سپاہ کو جو سنوز جرمنی اور بلجیم میں منتشر ہے مرتب و مجتمع کر رہا ہے۔ تاکہ دشمن کے حوالی میں اپنی ساری طاقت کو جمع کرے۔

آسٹریا نہایت سرگرمی سے سرحد اٹلی پر مورچے بنا رہا ہے

**ترکی جنگ** — جس کا آخر وہی ہوا جس کا خطرہ کیا جاتا تھا۔ ۲۹ اکتوبر کو ترک بھی شریک جنگ ہو گئے۔ روسیوں پر حملہ کر کے ان کے کئی ایک جہاز ڈبو دیئے

AsliAhleSunnet.com

# اسلامی طہارت و عبادت کی فلاسفی

۱۳/۱۴

## ضخامت ۵۸۰ صفحات

دینیات کے موضوع پر زبان اردو کے لئے ایک قابل فخر تحفہ جدید ہے۔ اس میں جملہ اقسام عبادات نماز روزمرہ (سفر و حضر) جمعہ۔ عیدین۔ تراویح۔ جنازہ۔ خسوف کسوف وغیرہ۔ حکم صیام فرضیۂ حج۔ زکوٰۃ۔ صدقۃ الفطر۔ قربانی۔ عقیقہ۔ ولیمہ۔ وغیرہ ضروریات دین کے ساتھ مسائل نجاست۔ طہارت اور ہدایات اسلامیہ متعلق رسوم شادی و غمی کو بالتفصیل ایسی خوبی و خوش اسلوبی سے مذاق زمانہ کے موافق فلسفیانہ طریق میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ بایں و شاید بعض انگریزی خوان نوجوانوں میں بوجہ غیری مذہب کے متعلق جو شبہات و خیالات فاسدہ پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کے انسداد کیلئے تریاق کا کام دیگی

کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہیئے۔ مبتدی سے لیکر منتہی تک اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اگر آپ بھی چاہتے ہیں۔ تو بہت جلد آرڈر بھیجدیجئے۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ بس اب بہت تھوڑی جلدیں باقی رہگئی ہیں۔ تمام خوبیوں کی علت غائی یہ ہے۔ کہ اس کے لائق مصنف مولانا ابو المسیح احمد ماشاء اللہ علوم دینیہ میں ماہر ہونے کے ساتھ زبان انگریزی میں درجہ فضیلت رکھتے ہیں۔ ان معنوی خوبیوں کے ساتھ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی کی نفاست نے سونے پر سہاگہ کر دیا ہے

**اصلی قیمت غیر مجلد عہ مجلد ہے رعایتی قیمت غیر مجلد عا مجلد عہ**

اخبار کا حوالہ دے کر

**مینیجر صاحب حجاز بک ایجنسی شہر سیالکوٹ** سے طلب کرو۔

AsliAhleSunnet.com

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — اسلام اور علمائے فرنگ - اسلام کی صداقت و عظمت کا اقرار یورپی فاضلوں کے قلم سے ۳/ مولا بخش کشتہ امرتسر سے منگواؤ

## نہایت مفید ضروری اور کارآمد کتابیں

**حمایل شریف معرا** } نہایت خوشخط - عمدہ کاغذ - لکھائی چھپائی لفظ لفظ علیحدہ علیحدہ - شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیگئی ہے - اخیر میں سورتوں - سیپاروں - رکوعات و آیات کی تفصیل درج ہے - تقطیع اوسط - سفر و حضر دونوں میں کارآمد ہے خصوصاً بچوں - بوڑھوں - اور عورتوں - لڑکیوں - اور نو آموز لڑکوں کے لئے نہایت مفید ہے اصلی قیمت ۱۲/ ہے لیکن رعایتی مجلد مع محصول صرف ۱۰/

**سفری جیبی حمایل شریف مترجم** } یہ حمایل شریف کا رڈ سائز پر ہے - نہایت خوشخط - صحیح - ترجمہ عمدہ ہے - ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے - سفر میں نہایت کارآمد - جلد چرمی خوشنما مع محصول عا ۸/ غم

**لغات القرآن** } اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کر کے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی و مصادر و ماخذ مجرد درج ہیں - مزید استفادہ کے لئے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دئے ہیں - تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآنی کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو غرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی و مطالب سے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے - اصلی قیمت بلا جلد ۱۲/ رعایتی مجلد مع محصول ۸/ غم

**انسان کامل** } عارف ربانی سید عبدالکریم صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان کامل کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف اس میں تصوف کے تمام اصول و فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے احدیت - واحدیت - عما - قلب - روح - کتب آسمانی - فرشتگان - کرسی لوح - قلم وغیرہ کے اسرار و معانی کا ذکر نہایت شرح و بسط سے کیا گیا ہے اصلی قیمت للعہ رعایتی محصول سمیت صرف ۱۲/

**شرح فصوص الحکم عربی از مولانا جامی** ۱۲/ اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی فصوص الحکم کو حاصل ہے - مشکل سے کسی کتاب کو حاصل ہوا ہو گا یہ کتاب حقائق و معارف سے معمور ہے - اور اس پر مولانا جامی کی شرح سونے پر سہاگے کی مثال ہے - نہایت صحیح نسخہ بڑی مشکل اور پوری احتیاط سے چھپا ہے اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول ۱۲/

**خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر** - مغربی تعلیم کے نتیجہ یافتہ اصحاب کو جو ذات باری کی ہستی کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں اس کا جواب - فاضل مصنف نے عقلی و نقلی طریق پر اس خوبی سے دیا ہے - کہ باید و شاید - دہریوں کے مایہ ناز اعتراض کا دندان شکن جواب ۸/

**منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈہاب کھٹیکاں**

## مومیائی

۵۲/۵

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق - دمہ - کھانسی - ریزش - اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - جو زیان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو - ان کے لئے اکسیر ہے - دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد - عورت - بوڑھے - بچے - جوان کو یکسان مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے -

قیمت فی چھٹانک ۱۲/ دو چھٹانک ۸/ پاو یکجا لینے پر للعہ مع محصولڈاک وغیرہ - ممالک غیر سے محصول علاوہ

**پروپرائٹر دی میڈلسن الحسینی کٹرہ قلعہ امرتسر**

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دمولوی فاضل، مالک نے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com